ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم

تاریخہائے اشاعت
۷ - ۱۴ - ۲۱ - ۲۸

الحکم

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی (تراب) احمدی

چہ گویم با تو گر آئی بہادر قادیان بینی ٭ دو اینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۷

شرح قیمت جو ہر حال میں پیشگی لیجائیگی

عوام سے ۔۔۔ صر
خواص سے ۔۔۔ عصر
ہندوستان سے باہر ۔۔۔ ے
غیر مذاہب اور غیر مستطیع احباب سے ۔۔۔ ۱۲ ر
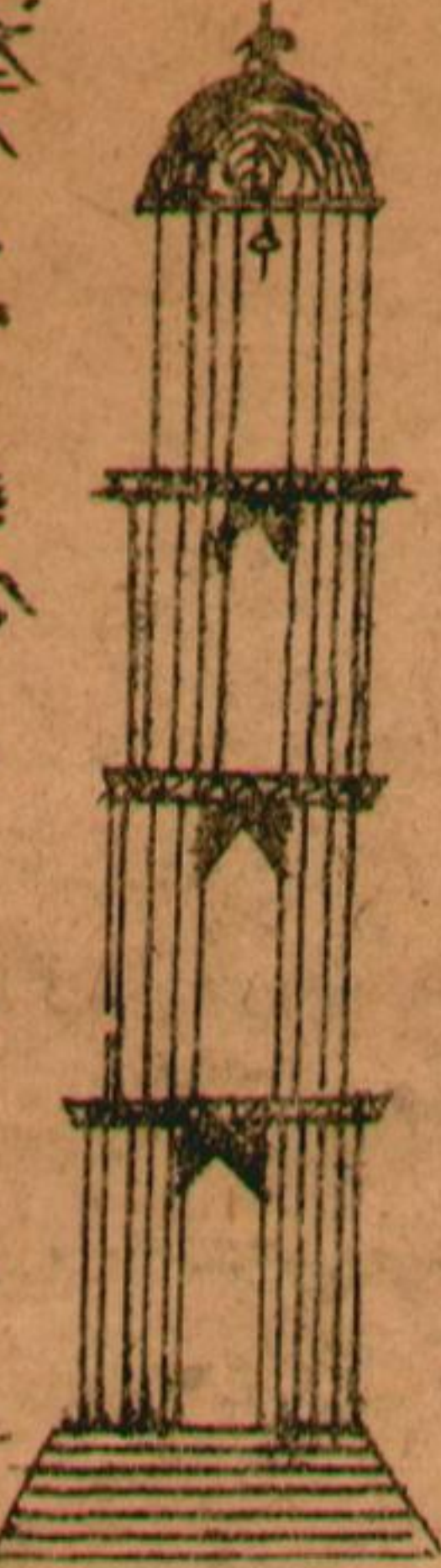
نمبر ۳۲ | قادیان دار الامان ۲۸ اکتوبر ۱۹۰۹ء مطابق ۱۳ شوال ۱۳۲۷ ہجری | جلد ۱۳

ترجمۃ القرآن

قرآن مجید کے مطالب اور معانی کو آسان طور پر سمجھانے کے لیے یہ ترجمۃ القرآن کا سلسلہ جاری کیا گیا ہے اور یہ التزام کیا گیا ہے کہ ہر مہینے کم از کم ایک پارہ ضرور شائع ہوجاوے متن کے نیچے سلیس اردو ترجمہ دیا ہے اور ترجمہ ایسا معنی خیز ہے کہ معمولی اردو خوان بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ حاشیہ میں تفسیری نوٹ ہیں جس سے قرآن مجید کی عظمت اور دلائل نبوت پیش کرنا مقصود رکھا گیا ہے حقایق و معارف قرآن کو ایسے طور پر بیان کرنیکی کوشش کی گئی ہے کہ موجودہ زمانہ کے فلسفی اور سائنس دان بھی مزہ اٹھائیں ترجمہ اور نوٹوں میں حضرت خلیفۃ المسیح کے درس قرآن مجید اور حضرت مسیح موعود کی تصانیف کو مد نظر رکھا گیا ہے اسوقت تک چار پارے شروع ہوچکے ہیں

قیمت ہر چہار (للعہ) چار روپیہ

تفسیر سورہ بقر کامل (عہ) تین روپیہ چار آنہ

مکتوبات احمدیہ جلد اول

حضرت حجۃ اللہ جری اللہ فی حلل الانبیا مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی چھبیس سال پیشتر کے عجیب و غریب مکتوبات کا مجموعہ نہایت محنت اور کوشش سے جمع کرکے چھاپے گئے ہیں یہ مکتوبات بڑے بڑے عظیم الشان مسائل کا حل اپنے اندر رکھتے ہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پاک سیرت کے آئینے میں یقین دعوے سے کہتا ہوں کہ کوئی انکو پڑھے اور گرویدہ نہ ہوجائے یہ مجموعہ آب زر سے لکھنے کے قابل ہے۔ اور موتیوں کے تولنے میں بھی سستا ہے۔ ہاں قیمت صرف ۱ ر فی جلد دوسری جلدمیں حضرت خلیفۃ المسیح کے مکتوبات طبع ہونگے اور بحمد اللہ کہ میرے پاس وہ سامان جمع ہے۔

پتہ

(تمام درخواستیں یعقوب علی تراب ایڈیٹر کے نام آنی چاہئیں)

(انوار احمدیہ مشین پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب ایڈیٹر و پرنٹر کے اہتمام طبع ہوا)

آریہ سماج

بہت تھوڑے عرصہ میں آریہ سماج کے متعلق ذیل کی خبریں مختلف اخبارات میں دیکھنے میں آئی ہیں
آریوں کو میرٹھ کے کمانڈنگ افسر کا حکم (۲۸ اگست ۱۹۰۹ء) کو جبکہ آگرہ چھاؤنی میں آریوں کا مقدمہ پیش ہوچکا تو مجسٹریٹ نے آریوں کو مخاطب کرکے کہا کہ کمانڈنگ افسر نے مجھے ہدایت کی ہے۔ کہ میں تمکو متنبہ کردوں کہ اگر تم آریہ چھاؤنی میں سیدھے سادھے رہو گے تو بہتر لیکن جیسا کہ آریوں پر گمان ہے اگر تم مذہب کے ساتھ پالٹیکس کو ملاؤ گے تو بلا تامل چھاؤنی سے نکلوا دیئے جاؤ گے اور اس حکم کے برخلاف چون وچرا کرنے کا تمہیں کوئی موقعہ نہ ملے گا۔ اور نہ تم اسکے خلاف اپیل کر سکو گے۔

آریہ سماجی واعظان دہلی کو سرکاری ہدایت } مہاشے ستبریہ جو دہلی کے صدر بازار آریہ سماج کا واعظ مشہور ہے۔ اور جسے ایڈیٹر کرشن بجد عزیز رکھتے ہیں وہ اسکے قوت بازو اور رفیق صادق مہاشے دیکانند کی ۴ - اکتوبر ۱۹۰۹ء کو صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ دہلی کے اجلاس میں پیشی ہوئی جہاں دونوں مہاشوں کو ڈپٹی کمشنر صاحب دہلی کا یہ حکم سنایا گیا کہ ستبریہ اور دیکانند بازار میں کوئی لیکچر نہ دیں جبتک کہ وہ لیکچر دینے کے لیئے ایک لائسنس جسکی ہر تین ماہ کے بعد تجدید ہوا کرے گی حاصل نہ کر لیں ان معزز آریہ سماجی واعظوں کی نسبت عام طور پر یہ مشہور ہے۔ کہ وہ اپنے لیکچروں میں اسقدر بدزبانی دکھاتے ہیں جس سے دوسرے مذاہب کے لوگوں کی دل آزاری ہوتی ہے لیکن ان دریدہ دہن واعظوں کی حمایت کرنیوالے ان کی سخت کلامی اور بدزبانی دل آزار پیرایہ اور الفاظ پر پردہ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں اور برعکس اسکے دوسرے مذاہب کے واعظوں پر مذمت کے الزام لگا لگا کر انکو بدنام کیا کرتے ہیں لیکن اب زمانہ پر روشن ہو جائیگا کہ بدزبان اور دل آزار لوگ کون ہیں ہمیں ان آریہ سماج واعظوں کے رویہ پر بڑا افسوس ہوتا ہے ہر شخص جائز طریقہ میں اور دوسرے مذہب والوں کی دل آزاری کئے بغیر اپنے مذہب کی اشاعت کر سکتا ہے اگر آریہ سماج واعظ بھی اسکو ملحوظ رکھیں تو جو شکایات انکے خلاف لوگوں کو ہیں وہ تھوڑے ہی عرصہ میں مٹ جائیں

(سیکرٹری آریہ مت کھنڈن سبھا دہلی)

ایک منہ پھٹ آریہ کلکتہ میں } آریہ مسافر آگرہ کا مشہور بدزبان اور فحش اخبار نویس ایڈیٹر پنڈت بھوجدت جو اپنی بے لگام تحریر و تقریر کی وجہ سے پہلے بھی بارہا عدالتوں میں کھینچا جا چکا ہے۔ کچھ عرصہ سے بنگال میں شدھی کا پرچار کر رہا ہے۔ اور حسب معمول مذہب اسلام اور بزرگان دین کو سخت وسست کہتا پھرتا تھا آجکل وارد کلکتہ ہے اسنے ۲۶ ستمبر کی شام کو البرٹ ہال میں ایک لیکچر مسلمانوں کے خلاف دینا چاہا مگر قائمقام چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کلکتہ نے پنڈت مذکور کو دو ماہ تک کسی پبلک مقام میں ایسی تقریر کرنے اور لوگوں کو اسکے سننے کیلیئے فراہم ہونے سے روک دیا بعد میں پنڈت مذکور کی طرف سے بابو گھوش نے قائمقام چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ کے روبرو پیش ہو کر اس حکم کی تنسیخ کی درخواست کی کہ پنڈت پولٹیکل ایجیٹیٹر نہیں بلکہ ایک مذہبی اپدیشک ہے۔ اور بیس سال سے وہ اپدیش دیتا پھرتا ہے۔ اور یہ کہ وہ مسلمانوں کے خلاف تقریر کرنیکو نہ تھا۔ بلکہ پرانوں کے پول پر لیکچر دینا چاہتا تھا۔ مسٹر سوہنو قائمقام چیف پریزیڈنسی مجسٹریٹ نے غور و خوض کے بعد حکم صادر کرنیکا وعدہ کیا۔ اسمیں شک نہیں کہ پنڈت بھوجدت ایک منہ پھٹ آریہ ہے۔ اور دیگر ادیان بالخصوص اسلام پر نہایت بدتہذیبی کیساتھ حملے کیا کرتا ہے۔ اور اسکی غیر محتاط تقریروں سے بارہا نقص امن کا اندیشہ پیدا ہو چکا ہے۔

پٹیالہ میں سنسنی :- پٹیالہ میں ۷۲ سوماجیوں کو بالزام بغاوت ماخوذ ہونا ایک سنسنی خیز خبر ہے اور ہر جگہ حیرت و تعجب کی نظر سے دیکھی گئی ہے۔ اور اس تمام فتنہ کا الزام آریہ سماج کے سر لگایا جاتا ہے اور سماج کا چپراسی گرفتار کر لیا گیا ہے اور اس خبر کی عملی تصدیق کی جا رہی ہے کہ جو سابق لفٹنٹ گورنر کو پہنچائی گئی تھی کہ :-

"جہاں کہیں بھی آریہ سماج ہے وہ باغیانہ تحریکوں کا مرکز ہے"!

علاوہ ازیں اور بھی بہت سے مشاہدات اور پنجاب کے ہر حصہ کی تازہ رپورٹیں اس امر کی تصدیق کرتی ہیں کہ "پنجاب میں آریہ سماج ہیں وہ پولیٹیکل شورش کا مرکز ہیں" یہ ایک معقول اور صحیح ریمارک تھا۔

ہم کو اس امر کا دلی رنج ہے۔ کہ ہندوستان میں پہلے تعلیم اور مذہب دونوں کی خوب مٹی پلید ہو رہی ہے۔ اور دونوں کو خوب بدنام کیا جا رہا ہے۔ آریہ سماج فی الحقیقت ہندو قوم کا ایک بہترین حصہ کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ اس میں اکثر نئے تعلیمیافتہ اصحاب شریک ہیں۔ جن میں بہت سے لوگ اعلیٰ تعلیم حاصل کر چکے ہیں۔ اور بڑی معقول علمی حیثیت رکھتے ہیں لیکن کیا اس اعلیٰ تعلیم کا یہی اثر ہونا چاہیئے کہ ملک میں بدامنی پھیلے؟ مذہب اور علم اگر امن پھیلانیوالے نہیں۔ تو پھر انکی کیا ضرورت ہے۔ کیا پر امن وحشی اور ہمارے مذہب سے بیخبر لوگ ان سے ہزار درجہ اچھے نہیں کیا ہمارے آریہ دوست کبھی اس امر پر غور کرنیکی تکلیف فرمائیں گے کہ انہوں نے مذہب اور علم سے ملک میں امن پھیلانے کی کہاں تک سعی کی ہے۔

خطبہ عید الفطر

قبل اسکے کہ مین تمکو کچھ وعظ سناؤں اور اس آیت کی نسبت کچھ بیان کروں پہلے رمضان کے متعلق ایک آج کا خاص حکم سناتا ہوں جن لوگوں نے روزہ رکھا ہے۔ اور جو روزہ رکھتے ہین اور جنکو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل اور رحمت سے ایسے دن عطا کئے ہین انکو یہ حکم قرآن کریم مین دیا تہا وعلی الذین یطیقونہ فدیۃ طعام مسکین فمن تطوع خیرا فہو خیر لہ وان تصوموا خیر لکم یعنی جو لوگ طعام مسکین کی طاقت رکھتے ہین وہ ضرور مسکین کا کہانا کھلاوین ایک کا یا زیادہ کا یہ کہانا بھی روزہ کے بعد۔ بڑی عمدہ بات ہے۔ اسکو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تین طرح ادا کرنیکی تفصیل کی ہے۔ پہلے یہ کہ انسان عید والے دن صدقۃ الفطر روزہ کے انعام کے بدلے دیوے دوم جو روزہ نہ رکھے اسکے بدلہ طعام مسکین دیوے سوم بیمار ہو۔ بڈھا ہو حاملہ ہو دودھ پلانیوالی ہو وہ اسکے بدلہ مین کہانا دیوے یہ صدقۃ الفطر عام حکم تہا۔ آج کے دن مین خصوصیت سے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہی ضیافت کا دن ہے۔ گہر مین کچھ زیادہ کہانا پکانا غربا کی خبر لینا منجملہ مہمان الٰہی کے یہ بھی ہے۔

ہر قوم مین سال شمسی یا قمری میں کوئی دن ایسا ہوتا ہے جسپر عمدہ کہانا پکاتے عمدہ لباس پہنتے اور خوشی کرتے ہین اسی کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا لکل قوم عید و [illegible] ہر ایک قوم کیلئے عید ہوتی ہے۔ یہ [illegible] کے متعلق [illegible] بہت [illegible] کیونکہ [illegible] [illegible] [illegible] [illegible] وعظ کرتے ہوئے [illegible] بڑی مشکلات ہین ایک تو خود واعظ کو دوسری سننے [illegible] واعظ کی وقت سات قسم پر ہے اول حدیث شریف مین آیا ہے کہ قیامت کے دن بعض لوگونکو جب بہشت کی طرف اور بعض کو دوزخ کی طرف لیجا ئینگے تو بہشت والے بعض دوزخیوں سے دریافت کرینگے کہ ہمتو تمہاری وعظ اور نصیحت سے بہشت کو جاتے ہین اور تم دوزخ کو تو وہ جواب دینگے کہ ہم ضرور وعظ سناتے تہے اسپر خود عمل نہین کرتے تہے اور وہ وقت ایسا ہے کہ اسوقت کوئی یار و آشنا بدون اعمال صالحہ کے کام نہین آتے دیکھو کتنی بڑی مشکل ہے واعظ کیواسطے۔

دوسری مشکل یہ ہے کہ بعض وقت واعظ بڑی بڑی شناقیاں کرتے اور داد دینے کیلئے آدمی مقرر کرتے کہ اسوقت ہمارے مضمون کی داد دینا یہ وعظ ریا کا ہوتا ہے یراؤن الناس

تیسری مشکل یہ ہے کہ سننے والیکی سمجھ مین آوے یا نہ آوے مگر دور دور تک اسکی آواز سنی جاوے لوگ کہین کہ فلان شخص کیسا مقرر ہے۔ چوتھی مشکل یہ ہے کہ شاعر کی طرح انسان بڑے بڑے مضمون اور بڑے بڑے شعر طیار کرتا ہے پہر اگر وہ مضمون کسی سابقہ مضمون سے ملتا ہو یا کسی دوسرے کی کلام سے ملتا جلتا ہے۔ تو کہینگے کہ یہ پرانی کہانی ہے یا کہینگے کہ فلان شخص کا چرایا ہوا ہے پہر اسوقت اگر صحبت ہو تو اہا ہا ہو گئی پہر دوسرے دن کیلئے کیا رہا پس ایک تنگ دائرہ مین ہر روز وعظ کرنا اور پہر دن مین پانچ دفعہ کرنا اسمین جدت کہان سے آوے پانچوین مشکل یہ ہے کہ مین ایکطرف تو چاہتا ہون کہ سنت کی اتباع کرون دوسری طرف صحابہ وعظ اسلیئے نہ کرتے کہ یہ اثر نہین رہتا۔

چھٹی مشکل یہ ہے کہ ایک سجادہ نشین نے مجھے لکھا تہا کہ مرزا صاحب کی طرف یا انکا [illegible] تو [illegible] اور [illegible] [illegible] بہت سی باتیں [illegible] مگر بعض لوگ [illegible] [illegible] [illegible] بعض لوگ [illegible] [illegible] [illegible] ہے۔ قرآن بھی [illegible] سے [illegible] ہی۔

ساتوین مشکل یہ ہے۔ لوگونکو وعظ کر دیا اور انہی بھلائی اور بہتری کے لئے کہہ گئے کہ در نوشت است پند بر دیوار۔ یہ اسی لئے بات بنائی ہے۔ کہ تکلیف بہی ہے اب اور کیا کرین کیونکہ لوگ واعظ کی نگرانی کرتے اور کہتے کہ وعظ تو یوں کرتے ہو اور خود عمل یون کرتے ہو حالانکہ وہ خود بہی عبد ہے اور تمام معرفت کے خزانے انکے آگے رکہدیتا ہے۔ پہر اسکو بدلہ ملتا کہ اسپر ہزارون اعتراض ہوتے ہین کیونکہ آخر عبودیت کا نقص ساتھ لگا ہوا ہے۔ واعظ کو چھپن دکھ ہین مگر مین نے مختصر کرکے سنائے ہین۔ جب انسان بہت بولتا ہے تو اس سے غلطی بہی ہو جاتی ہے۔ اسی طرح سننے والیکو بہی مصیبت ہوتی ہے۔ ایک بچہ نے مجھے کہا کہ دس برس سے تمہارا قول سنتے ہین دلچسپی تو رہ نہین ہوتی دوسرے نے بہی علی ہذا القیاس ہی جواب دیا۔ مجھے اسکے سننے سے خوشی بہی ہوئی اور دکھ بہی خوشی تو اسلیئے کہ بہت مخلوق سنتی ہے۔ پر نہین سنتی دیکھتی پر نہین دیکھتی مجلس وعظ بہی ایسی ہی ہے۔ کیکو کسی وجہ سے اور کسی کو کسی وجہ سے آنا ہی پڑتا ہے۔ بعض تو صرف اعتراض اور نکتہ چینی کے لئے آتے ہین اور اگر شاید اسکے منہ سے کسی ایسی زبان کا لفظ نکلجاتا جسکا وہ ماہر نہین تو کہہ دیتے کہ فلان لفظ انگریزی کا بولاتہا اور ٹانگ توڑ ڈالی گویا اس کو اسی وقت نکتہ بنا دیتے ہین اصل میں ایسے وقت مین صحیح الفاظ کی ضرورت نہین ہوتی بلکہ ایک بات بتلانی مقصود ہوتی ہے۔ بعض اپنی غرض کو مد نظر رکھتے ہین اس سے بہی سامعین کو نقصان ہوتا ہے مین بہی لوگونکو بہت سی باتیں سناتا ہوں اور ان مین بہت سی باتیں سمجھانے کی ہین [illegible] مین [illegible] کی باتین بیان کرتے [illegible] [illegible] ہے۔ بعض [illegible] [illegible] رکھنے والے لوگوں نے [illegible] قرآن [illegible] اسکو [illegible] ہوتی [illegible] ان عیوب کو [illegible] وعظ سننے کو ترک کر دیا۔

پس فطرۃ کا عاشق اس بھید کو خوب سمجھتا ہے اور اسی نے یضل بہ کثیرا و یہدی بہ کثیرا

کہاہے پھر جب ہم جھگڑوں کو دیکھتے ہیں تو ہم کہتے ہیں کہ تم نے نہیں سمجھا۔ اور وہ کہتے آپ نے نہیں سمجھا یہ مشکلات ترقی کا ذریعہ ہیں بشرطیکہ انسان حسن ظن اور دعا سے کام لے تا کہ اللہ تعالے اسکو سمجھا دیوے اسکے معنے سے میری مراد بر ہو کا سمجھنا نہیں بلکہ وہ تو غلطی کی علت ہوتی ہے۔

مین نے بارہا دکھلایا ہے۔ کہ یہی بات ہوتی اور جاہل ان ان یا گندہ انسان اپنی جگہ ایک گندی معنے بنالیتا ہے۔

چار قوم مغل ترک قریشی۔ پٹھان ہندوستان مین باہر سے آئی ہین یہ قومین فاتح تہین وہ باتین تو اب جاتی رہی ہین۔ جب ذلت کی وادی مین ہلاک ہونے لگے تو اب بجائے ان فتوحات کے جو ہوا کرتی تھین اب کسی عمدہ خوبصورت عورت کو قابو کرنیکا نام قلعہ ماریا کہتے ہین۔ یہ بدقسمتی کے دن ہوتے ہین۔ بدی کیحالت مین فتح قلعہ کو کہاں استعمال کیا۔

اسی طرح علم کا لفظ انما یخشی اللہ من عبادہ العلماء عالم لوگ اللہ سے ڈرتے ہین اور علم خوف اور خشیت الٰہی کا موجب تہا۔ اب اسکے بدلہ فرحوا بما عندہم من العلم علم ذریعہ اکڑبازی تہا۔ ”بڑی معرفت کا نکتہ“

مینے ایک شخص کو قرآن کا ایک ستر سنانا چاہا وہ علم قرأت سے واقف تہا اور مجھے معلوم نہ تہا مینے سادگی سے آیتہ پڑہی تو اس نے کہا آپ قرآن کی بات نہ کرین آپکو قرآن کا لفظ ہی نہین آتا آپ کوئی طب کی بات کرین۔ آپکو قرآن کے نکات کیا آنے ہین گے سوچو انسان کیسے مشکلات مین ہے۔

پھر غنیمت کا ایک لفظ ہے اور عربی لفظ ہے عرب لوگ بچہ کو رخصت کیوقت کہتے ہین سالما غانما جاؤ اللہ تعالیٰ تجھے سلامتی اور غنیمت کیساتھ واپس لاوے یہاںتک کہ اگر کسی نے کسیکو رہن دیا ہوا ہو تو راہن مرتہن سے مال واپس کرے تو گرو رکھنے والا دیتے وقت کہتا الیکو واپس کرے لہ غنمہ وعلیہ غرمہ یعنے اسکا مفاد اور اسکا خرچ مالک کا ہی ہے۔ پس اسکے معنے ہوئے مفاد کے اور ہمارے لوگون نے غنیمت کے معنے کہ لیئے لوٹ اور اسکو یہانتک ترقی دی کہ رسول اللہ صلعم کو لٹیرا کہدیا اور برا کہا اور نوبت کفر تک پہونچا دی۔

اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم نے سلیمان کو فہم دیا۔ لفظوں کے معانی مین ہمکو بڑا بڑا زور لگانا پڑتا ہے۔ اور بعض وقت انسان بڑی غلطی کی طرف چلا جاتا ہے خیر اس آیت مین جو مینے پڑہی ہے تین گروہ کا ذکر ہے۔ انعمت مغضوب ضال میرا ایمان ہے کہ ام الکتاب مین پورا پورا مطلب قرآن شریف کا موجود ہے۔ اور باقی قرآن کریم اسکی تفسیر ہے۔ جب یہاں تین گروہ کا ذکر کیا ہے تو سورہ بقر مین ابتداء مین ھدی للمتقین سے ان الذین کفروا اشتروا الضلالۃ تینون کا ذکر کیا ہے۔

پھر جب قرآن ختم ہونے لگا اذا جاء نصر اللہ مین منعم علیہم کا ذکر ہے تبت یدا مین مغضوب کا اور قل ھو اللہ احد مین ضال کا ذکر ہے۔ اسلیئے ہم کو بہت فکر کرنا چاہیئے کہ خدا کی پاک کتاب الحمد شریف مین ہی تین گروہ۔ سورہ بقر کے ابتدا مین ہی تین گروہ پارہ آخری مین بہی تین گروہ کا ذکر ہے۔ پھر ہمکو غور کرنا چاہیئے۔ کہ ہم ہر فعل و قول مین اپنے آپکو دیکھ لین کہ ہم کس گروہ مین ہین یہ صرف رسول اللہ صلعم کے وقت کا ہی ذکر نہین بلکہ ہر وقت کے لیئے ہے

پھر اللہ تعالے نے اخیر مین ضال کا ذکر کیا جو جناب الٰہی کے صفات کے قایل نہین ان کا

تم سمجھ سکتے ہو کہ میرے جیسا انسان منافق بن سکتا ہے۔ میرا بہت وقت گزر گیا جس قدر عمر باقی ہے۔ وہ سابقہ کے برابر نہین ستر برس کے قریب عمر گذرگئی اگر اسقدر اور ہو تو انسان ارذل عمر کو پہونچ جاتا ہے۔ سال گذشتہ کے قوی آج میرے اندر موجود نہین۔ آیندہ یہ کیسے برابر رہ سکتے ہین۔ اولاد ایسی نہین کہ ان سے خدمت کی توقع ہو سکے انکے لئے مال جمع کرنا اگر میرا منشا ہو تو مجھسے بدتر انسان دنیا مین نہ ہوگا۔ مینے باپ کا کیا لیا ہے۔ جو وہ میرا لینگے خدا ہی رزق دیتا ہے۔ پس مجھے انکا کوئی فکر نہین فکر ہے تو قیامت کا قبر کا خاتمہ کا کوئی چیز ساتھ نہ جاویگی۔ پھر تمکو وعظ کرکے اپنا آپ بتلاؤن۔ اس کے کیا معنے ؟

تین گروہ کا ذکر اللہ تعالے نے ابتدائے قرآن مین کیا ہے۔ انعمت ضال مغضوب سب کے صفات بیان کردیئے ہین۔ اگر غور کروگے تو پتہ لگ جائیگا۔ کہ جامع بیان کر دیا ہے۔ کوئی کمی نہین رکھی کتاباً مفصلاً مین سب کچھ بیان کر دیا ہے مومن منعم متقی کی صفت کھول کر بیان کر دی انکو بالغیب ایمان ہوتا ہے تمام دنیا کے بچے پہاڑے یاد کرتے ہین۔ جمع تفریق یوکلڈ مساحت طبعیات سب فرضی اور غیب کا کام کرتے ہین۔ کچھ بھی موجود نہین ہوتا۔ پس ساری دنیا غیب پر ایمان رکھتی ہے۔ اور اس سے فائدہ اٹھایا اسی طرح جب مومن الغیب پر ایمان لاتا دعا کی توفیق ملتی پولیس بہی ایک بدمعاش کے کہنے پر کام شروع کر دیتی ہے۔ پھر کیا وجہ کہ ہم نبی کے کہنے پر کام شروع نہ کرین۔

پھر مال حسب حیثیت خرچ کرو۔ پھر ایمان بالکلام کلام اللہ بالآخر وغیرہ۔ پھر جو لوگ تعلیم اور تذکیر کا عدم وجود برابر سمجھتے ہین وہ دیکھتے ہی نہین۔ گویا کانون سے سنا ہی نہین توجہ نہین کرتے تو پھر آخر عذاب مین ہی گرفتار ہوتے ہین۔ پھر حق مین قوت فیصلہ نہین اور

اور تاب مقابلہ نہیں وہ منافق ہیں ایسا ہی کیا بی ظفرو نصرت انعمت علیہم پر ہیں جتھا بنانا۔ مال جمع کرنا جتھا مکسب تہا اور مال روپیہ تہا۔ انہوں نے ابو لہب کے یہ دونوں ہاتہ توڑ دیئے وہاں مغضوب کو کہا کہ اول تو بات سنتے ہی نہیں اگر سنتے تو کہتے کہ ہمیں کیا پرواہ ہے۔ انکی نگاہیں دور نہیں جاتیں۔ صم بکم ہوتے ختم اللہ علے قلوبھم الآیۃ:-

ضآل میں کوئی قوت فیصلہ اور قوت مقابلہ نہیں جہاں گئے انا معکم کہدیا فرمایا اللہ کیساتہ ہو جاؤ۔ پس میں تمکو نصیحت کرتا ہوں کہ سوچا کرو تم منعم ہو مغضوب ہو ضآل ہو یا منافق ہو اب ہی سمجھ جاؤ کیا گول بات کہی ہے۔ اللہ تعالیٰ پناہ دیوے میں کافر یا منافق ہو کر مرنا نہیں چاہتا مومن ہو کر مرنا چاہتا ہوں۔ اللہ نے مجہپر بڑے فضل کئے ہیں۔ اور یہی چاہتا ہوں کہ قرآن اور نبی کریم کے ساتہ خاتمہ کرے۔

کوئی قوم کوئی انسان کوئی گہر کوئی ملک سوائے وحدۃ کے قوم انسان گہر ملک سلطنت۔ بن نہیں سکتی آنکھ کہتی یہ زہر ہے۔ ہاتہ کہتا جانے دو کہا لو اگر یہ وحدت نہ کرینگے تو ہلاک ہوگا۔ کر نہیں۔ اسی طرح گہر میں مربی محسن بہائی ماں کی بات نہیں سنتا۔ تو تعلیم و تربیت سب ضائع ہو جاوینگی کر نہیں۔ ہمارے بعض طالب العلم کسی ملک کے ہوتے۔ اور بعض کسی ملک کے ہم خواہ ان کی سفارش کرتے اور خود رعایت کرتے ہیں۔ بہلا ہم خود کہادیں اور رانکو نہ کہلادیں تو کسطرح کام چلیگا۔

اھدنا الصراط المستقیم پر ایک دفعہ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہدایت کا فضل بدوں جماعت کے حاصل نہیں ہوتا اگر یہ جمع نہ ہوں تو خدا کے فضل کے جاذب نہیں ہو سکتے اور جمع ہو کر فضل ایزدی کے جاذب ہوجاتے ہیں۔ بعض عورتیں گہر سے ناراض ہو کر آئیں ہمنے ان کے خاوندوں سے کہا بعض تو ہماری بات کو مان گئے اور بعض بالکل خاموش ہو گئے اور کہا کہ جواب نہ دو خود ہی آجاوینگی بعض بہت سمجہانے سے سمجہتے ہیں ایک شخص نے جواب میں لکہا کہ ہندوستان دیوث ہے۔ اگر ایسی بات جو میری عورت کہتی ہے کسی اور ملک میں کہتی تو گلا گھونٹ کر مار دیتے ہمنے آیات قرآنی کا حوالہ دیکر کہا کہ نعوذ باللہ پہر بڑا دیوث قرآن کریم ہوا تب پہر توبہ کی

پس جب تک جماعت نہ ہوگی تمہارا کچہ بہی بہلا نہ ہوگا۔ ہمنے حضرت صاحب کی زندگی میں ۱۴ سو کارڈ لکہے تہے ایک جماعت بنانے کے لئے تاکہ ہم سب ملکر پہر حضرت صاحب کے ہاتہ پر بیعت کریں تاکہ ہمپر خاص وہ فیضان نازل ہوں جنکا جماعت پر نازل ہونا مقدر ہو اس میرے ارادہ میں ابہی پوری تعداد ہونے نہ پائی اللہ تعالےٰ نے مجہے یہ عہدہ دیا یہ سب عجائبات کثرۃ میں وحدت کے ہیں تم میرزا صاحب کو کیا سمجہتے تہے اور اب مجہے کیا سمجہتے ہو غور کرو۔

ایک خلیفہ آدمؑ تہا اللہ تعالےٰ فرماتا ہے عصیٰ اٰدم فغویٰ فرشتوں نے کہا یہ مفسد اور سفک دم کرنیوالا ہے اور ہم تسبیح کرنیوالے ہیں فرمایا خبردار آدم کو سجدہ کرو کیوں میری نافرمانی کرتے ہو۔

بات یہ ہے کہ دنیا میں کسی خلیفہ کے متعلق کبہی پیشگوئی نہیں ہوتی آدم خلیفہ تہا داؤد دوسرا خلیفہ تہے۔ اسکے متعلق اللہ تعالےٰ نے فرمایا فاستغفر ربہ جس سے پتہ لگتا ہے کہ کچہ تہا ضرور جسپر کہا فغفرنا لہ تیسرا خلیفہ ابوبکر ہے۔ اسکے مقابلہ میں سنی شیعہ خارجی تینوں کا جہگڑا پڑا ہے۔ اور شیعہ کہتے ہیں قرآن اور حدیث میں کہیں اسکا ذکر نہیں لوگوں نے خود بخود بنا لیا۔

پہر قرآن شریف نے لکہا ہے ثم جعلنا کم خلائف فی الارض اس پاک کلمہ میں ہر شخص کو خلیفہ بنایا ہے۔ لننظر کیف تعملون دیکہیں اب تم کیا کرتے ہو انکی بابت کسی پہلے نے بیان کیا ہو تو تبلاؤ کوئی نہیں اس میں ستر ہے۔ اسکو سوچ سمجہو تم بہی خلیفہ ہو اور میں بہی تمہارا خلیفہ ہوں حضرت صاحبؑ وصیت میں خلیفہ نورالدین کا ذکر نہیں کیا تو پہر نہ آدم خلیفہ نہ ابوبکر خلیفہ اور نہ تم خود کوئی خلیفہ ہو کیونکہ تمہارے متعلق خاص خاص بشارتیں نہیں اور نہ آدم علیہ السلام کے متعلق۔ غور کرو۔ حضرت صاحبؑ تو یہ کلام اپکے سپرد کردیا۔ چند لوگونکو کہا کہ تم خلیفہ ہو اور تمہارا فیصلہ قطعی تمہاری کثرت رائے کا فیصلہ قطعی مگر خدا تعالےٰ نے پکڑ کر ان سب کو کہا کہ اس انسان کو خلیفہ مانو اور اسکے ہاتہ پر بیعت کرو پہر فرمایا کہ اجماع کے خلاف کرنیوالا خدا کا خلاف کرتا ہے۔ یہ وہ دلیل ہے جب لوگوں نے مجہے بار بار الوصیۃ دیکہنے کے لئے کہا۔ اور مجہپر کہلی اگر تمنے غلطی کی تو یہ غلطی الوصیۃ میں ہوئی کہ تمہارے فیصلہ کو کثرۃ رائے پر قطعی کہا تو تمہارے اتفاق بہی قطعی ہوگا اور ہے پہر اسکے ساتہ کئی ہزار اور شریک ہوا پس کیا تم نے غلطی کی۔ اور اپنا بیڑا بہی غرق کیا۔ بلکہ اور ہزاروں کا بیڑا بہی غرق کیا۔ یہہ ایسا نہیں اور ہرگز نہیں۔ جو کچہ انہوں نے کہا تقویٰ اور دینداری سے کہا اور جو فیصلہ کیا تقویٰ اور دینداری سے فیصلہ کیا۔ لوگ مجہ سے بار بار سوال کرتے ہیں کہ الوصیۃ دیکہو ہمنے الوصیۃ کو دیکہا ہے پس اگر تم معاہدہ کے خلاف کرتے ہو تو منافق مروگے میں خدا تعالیٰ کی قسم

کہا کہ کہتا ہوں۔ کہ میں اس کرتہ کو نہیں اتار سکتا اور ہرگز نہیں اتار سکتا اللہ تعالیٰ کا وعدہ مجھ سے ہے۔ میں تمہاری کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ کوئی مجھ سے کہتا ہے کہ آگ دباتے ہو گل کرو۔ ہم نے دبا کر گل ہوتے بھی دیکھا ہے۔ دبانے سے بھی بجھ جاتی ہے۔ اور پانی سے بھی پانی کی بجائے مٹی ڈالنا کیا۔ اور دبانے کا بھی فکر کر رہا ہوں مبادا ایسا ہو پچھلی نسلیں تم پر لعنتیں کریں میرے معاہدہ کا حق بجا لاؤ میں کبھی شیخی نہیں کرتا تم اپنے معاہدوں پر پکے رہو۔ اگر سچی بیعت نہیں کی تو چھوڑ دو۔ مبادا منافق ہو کر مرو میں بڈھا ہوں اور تم سے اب نہیں سیکھتا اگر میں گندہ ہوں تو اب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو۔ کہ اسکو دنیا سے اٹھالے اور بہتر ہے کہ ایسی باتوں کو چھوڑ دو۔ میں فردی سے اس تکلیف میں گلتا ہوں ۹ مہینہ ہو گئے ہیں اب مجھ پر رحم کرو بڈھے آدمی پر اتنا ظلم نہ کرو۔ اگر میں نے کسی کا مال کھایا ہے تو دس گنا دے سکتا ہوں اگر کسی سے طمع کیا ہے وہ ظاہر کرے میں اپنے آپکو لعنتی سمجھونگا اگر کسی طرح سے تم سے التجا کی ہے۔ ہمکو خدا امیر بناتا ہے اور بنایا ہے۔ مجدد الف ثانی۔ شاہ ولی اللہ صاحب شیخ فرید الدین شکر گنج ہماری قوم کے تھے اب بھی اللہ تعالیٰ نے ایسا چاہا۔ پس میرا مقابلہ چھوڑ دو مجھ سے کہا گیا ہے۔ کہ طاعت بالمعروف کا اقرار کیا ہے۔ سو جو لوگ ایسے استدلال کرتے ہیں وہ سن لیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ایسا کہا گیا ہے۔ تو پہلے یہ لوگ حضرت عیسیٰ کے کی فہرست بنالیں پھر طاعت بالمعروف حضرت مرزا صاحب کا بھی ارشاد ہے۔ اگر تم میری اطاعت کرو تو اللہ تعالیٰ تمکو محفوظ رکھے ایسا نہ ہو کہ اندھی اندھو کر گرو ہمیں دنیا کی خواہش نہیں نہ ہم کسی سے اپنی تائید کراتے ہیں۔ اگر میں نے ایسا کیا ہے تو سب کھول کر سنا دو۔ اگر جھوٹ کہو گے تو میرا اللہ فیصلہ کریگا۔ یہ میرا ایمان ہے۔ کہ مجھے خدا مخفی رزق دیتا ہے۔ مگر ستاری بھی ساتھ ہے۔ حضرت حبیب عجمی رحمہ اللہ اور امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ دریا پر گئے تو حبیب بدوں انتظار کشتی پار چلے گئے اور حسن رضی کشتی کا انتظار کرکے کشتی پر پار ہو گئے تو حبیب نے کہا "ترا کشتی آورد و مارا خدا" فرمایا دونوں کو خدا لاتا ہے۔ تو تو اپنے آپ کو بچا لایا ہمیں اس کی ستاری اور حکمت پر ایمان ہے۔ پس میں بھی اپنے اللہ پر بڑی بڑی امید رکھتا ہوں۔

میں تمہیں پھر نصیحت کرتا ہوں پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر نصیحت کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر کرتا ہوں۔ پھر۔ پھر۔ پھر۔ تباغض دور کرو۔ مجتہد نہ بنو مجھے نصیحت نہ کرو خدا سے دعا کرو تمہارے وعظوں کا کوئی اثر نہیں۔ وعظ کرو مگر ادب کو ملحوظ رکھکر وعظ کرو۔ میں تو دوکاندار کی طرح صبح اٹھکر دوکان کھولتا ہوں اور مریضوں کو محبت سے سودا دیتا ہوں۔ موجودہ خلیفہ فضل اور کرم اور غریب نوازی اور رحمت الٰہی سمجھو کہ وہ تم سے ایسا حسن ظن رکھتا ہے۔ دوسرا آویگا تو شاید مرزا سے بھی بڑا ہوگا۔

ہم تمہارے حساب کتاب کی کبھی پڑتال کبھی تحقیقات نہیں کرتے تم ہماری کرو اور خوب کرو زور سے کرو مخفی در مخفی کرو اور ضرور کرو۔

ایک شخص نے مجھسے کہا تھا کہ ہم آپکی نگرانی کرینگے میں نے کہا۔ وہ فرشتے تو پہلے میری نگرانی کرتے ہیں تیسرا زیادہ بھی سہی۔

"ہاں ایک ضروری بات"

بعض تم میں سے عورتوں سے برا سلوک کرتے ہیں جب ہم انکو وعظ کرتے تو کہتے کہ یہ نئی شریعت ہے۔ میں انکو اپنی جماعت میں نہیں سمجھتا اور الگ نہیں کرتا کہ مبادا ٹھوکر کا موجب میں نہ ہوں پھر سمجھو صحبت کا رنگ پیدا کرو قبل از وقت اطلاع نہ دو اگر بات پسند نہ ہو۔ تو طوعاً مانو یا کرہاً میں تمکو خدا کے فضل کے سپرد کرتا ہوں

(فضل رحمٰن)

اطلاع

میں نے ۲۸۔ ستمبر ۱۹۰۹ء کے الحکم میں اعلان کر دیا تھا۔ کہ میری غیر حاضری میں الحکم کی اشاعت ملتوی رہیگی جسکی وجہ وہ قانونی ذمہ واریاں ہیں جو ایک اخبار کے ایڈیٹر اور مالک کے لئے ہیں۔ میری واپسی کے بعد یہ پہلا پرچہ شائع ہوتا ہے اور ایسی حالت میں کہ میں بستر علالت پر ہوں واپس آکر میں صرف تین دن تندرست رہا اور مجبوراً بیماری ہی کی حالت میں اس پرچہ کی اشاعت کا انتظام کیا خدا کا شکر ہے۔ کہ پرچہ شائع ہو گیا۔ آئندہ خدا کے فضل اور کرم سے امید ہے کہ اپنے وقت پر شائع ہوگا ان خریداران الحکم کی خدمت میں جنہوں نے ابتک قیمت ادا نہیں کی التماس ہے کہ اخبار انکے نام بذریعہ وی پی آئیگا کارخانہ کی ضروریات اور مشکلات کا خیال رکھنا انکا فرض ہے۔ میری غیر حاضری میں کسی بزرگ کے کسی آرڈر کی تعمیل نہ ہوئی تو وہ کارخانہ کو معذور سمجھکر نیا ارشاد فرمادیں۔

(یعقوب علی)

اخبار نور قادیان

میرے عزیز بھائی شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر سورن سنگھ نے نور نام ایک پندرہ روزہ پرچہ قادیان سے شائع کرنا شروع کیا ہے جسکے اسوقت تک دو نمبر نکل چکے ہیں عزیز محمد یوسف سکھ ازم سے بخوبی واقف اور سکھوں میں تبلیغ کا کام پہلے سے کر رہے ہیں اس اخبار کے ذریعہ انہوں نے اس کے دائرہ کو زیادہ وسیع کرنے کا تہیہ کیا ہے اور اسکے ساتھ ہی ویانندی فتنہ کے انسداد اور ذب کی طرف توجہ کی ہے۔ اور فی الواقعہ اسوقت ضرورت ہے کہ آریہ سماج کی طرف سے اسلام پر جو اعتراضات کئے جاتے ہیں انکا دندان شکن جواب دئے جاویں ماسٹر محمد یوسف کے قلم میں زور ہے انکے دل و دماغ میں ایک جوش ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں اگر قوم نے انکی حوصلہ افزائی کی تو خدا کے فضل سے اس سلسلہ میں وہ قابل قدر کام کریں گے میں دیسے چاہتا ہوں کہ نور کامیاب ہو نہ اسلئے کہ عزیز محمد یوسف میرے قابل قدر دوستوں میں ہیں بلکہ بہا یوں میں سے ہے۔ بلکہ اس لئے کہ نور کے ذریعہ ایک ایسی ضرورت کو پورا کرنیکا ارادہ کیا گیا ہے جسکی طرف ابھی تک بہت کم توجہ کیگئی ہے۔ ابھی نہیں کی گئی۔ آریہ مشن کی تردید میں میرے نہایت مکرم لیڈر قابل قدر بھائی میر قاسم علی صاحب دہلی سے فاروق نامی ایک ہفتہ وار اخبار کا اعلان کر چکے ہیں فاروق بجائے خود ایک قابل قدر چیز ہوگا بہر حال میں ایسے تمام جرائد کی کامیابی کا اللہ تعالے سے متمنی ہوں جو خدمت اسلام کے لئے جاری ہوں۔

اور سچ تو یہ ہے۔

خدا خود میشود ناصر اگر ہمت شود پیدا

محب اطفال

دوسرا نام ہے

اسکاٹس ایملشن

کا جو ہزاروں لاکھوں شفیق والدین نے اس خدمت کے صلہ میں دیا ہے۔ اس نے ان کے بچوں کی تندرستی کو ... قوی کیا ہے
وہ ایسا خوش ذائقہ ہے ... کہ بچے اسے مزے سے پیتے ہیں
وہ بیمار بچوں کو تندرست اور تندرست کو توانا بنا دیتا ہے
فروخت کے لئے سب ... فروشوں کے ہاں موجود ... ہمیشہ اس نشان ماہی گیر ایملشن جو اسکاٹ کے طریقہ شناخت کا نشان ہے ساتھ ہی جدا نہیں جاتا

اسکاٹ اینڈ بون لمیٹڈ مینوفیکچرنگ کیمسٹ لندن

سامان ورزش کی کفایتی فہرست

کرکٹ بیٹ سیدہ ریشے دار کشمیر کی لکڑی کے نمبر ا ہینڈل کاک کین دو دو ربڑ کے بنے ہوئے نہایت پائدار قیمت سے
کرکٹ بیٹ سیدہ ریشے دار کشمیر کی لکڑی نمبر ۲ ہینڈل کاک کین دو دو ربڑ کے بنے ہوئے میچ کے لیے نہایت عمدہ قیمت
کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی ہینڈل میں ایک ربڑ اور ایک کین ہوگا۔ قیمت عاہ
کرکٹ بیٹ لکڑی درجہ سوم کی ہوگی معمولی ہر کس کے لئے عہ
بچوں کے کرکٹ بیٹ نمبر ۱۲ و ۱۳ کے واسطے درست ایک ٹرکس ایک ہینڈل لکڑی فی سٹ ایسے بچوں کے لیے عمدہ اور نہایت کارآمد

پائدار مضبوط نمبر ۲ ... ... سے

پائدار مضبوط نمبر ۵ ... ... صہ

نمبر ۴ ... ... للعہ

نمبر ۳ ... ... سے

کرکٹ بال گٹ سوت نہایت عمدہ چمڑے کے صعہ

کرکٹ بیٹس وکٹیں ہے وکٹ کے پیچ سے

وی کا پی ۱۴ ار پرائس لسٹ مفت

المشتہر

مستری نظام الدین مینیجر ڈینس گورے اینڈ کو شہر سیالکوٹ

سارٹیفکیٹ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ مال از قسم کرکٹ بیٹ اور رگٹ فٹ بال وغیرہ پہونچا ہر طرح سے قابل تعریف پایا ہی کم خرچ بالانشین کا مصداق پاتا ہوں۔

نیازمند حاکم علی ہیڈ ماسٹر سکول سجانپور ضلع کانگڑہ

لاکھوں روپیہ کمانیکا سہل طریق

اگر آپ خوشنودی پبلک کیواسطے لاکھوں روپیہ کمانا چاہتے ہو تو حکیم نور محمد صاحب پروپرائیٹر نوری شفاخانہ موکل ضلع لاہور کی ایجاد کردہ تریاق طاعون کی شیشیاں منگوا کر فروخت کریں جن کے کمیشن و منافع سے آپ مالامال ہو سکتے ہیں اس تریاق بینظیر وسریع الاثر ومجرب المجرب کی خاصیت ہے کہ بفضلہ تعالے بطور حفظ ماتقدم استعمال کرنیسے طاعون وجملہ امراض وبائیہ سے امن رہتا ہے۔ اگر مبتلا شدہ کے کانوں میں بخار ہوتے ہی اسکے چند قطرے ٹپکا کر جائیں اور گھی میں ملا کر بدن پر مالش کیجائے تو دوسرا اور بخار چند منٹ میں ہی دور اور سرسام گلٹی کا خطرہ کافور اور تمام مریضوں اور بالخصوص بچوں اور انکے لیے جنکو بباعث گلا کے باعث دوا حلق سے اترنا محال ہو جاتا ہے یہ تریاق نعمت غیر مترقبہ ہے تعمیم افادہ عام کے لیے بشرط حلفی اقرار عدم اشتہار رند دسکا بنانا بھی سکھا دیا جاتا ہے۔ قیمت فی شیشی ۸ر

نگران اشخاص سے جو ایجنٹ ہونگے سیکھنے کی غرض سے بغرض تجربہ منگائیں گے نصف قیمت لیجائیگی نوٹ جو اخبار یہ اشتہار درج کرنا چاہیں ازراہ عنایت سے مطلع فرماویں المشتہر

فتح الدین کارخانہ تریاق طاعون موکل ضلع لاہور

سچائی کا جھنڈا

اشتہاروں کی گرم بازاری مضمونوں کی تیز و طراری مریضوں کی آہ و زاری آجکل وہ سماں دکھلا رہی ہے کہ الامان۔ لیکن ہمارا کام باتوں سے نہیں ہے ہم ہر دوا مفت دیتے ہیں اول آزماؤ پھر منگواؤ بھلا اس میں بھی کچھ دھوکا ہے۔ قوائے تناسل کے متعلق ان دونوں مختلف قسم کی بدکاریوں کیوجہ سے عام طور پر ضعف کی شکایت ہے۔ ہم نے امراض کے لیے یہ لاجواب معجون طیار کی ہے جس کے چند روزہ استعمال سے امراض و متعلقہ قوائے تناسلیہ انشاء اللہ تعالے فوراً دفع ہوگی۔ اور ہر قسم کی شکایت کے لیے مفید ہے۔ ہمارا یہ کام نہیں تھا۔ کہ ہم لکھ ماریں کہ جواہرات سے طیار ہوئی ہے اول مفت منگائیے پھر اگر شفا ہو تو طلب فرمائیے قیمت فی بکس دعہ

طلا طلسمی۔ پیرانہ سالی کے اثر اور جوانی کی غلط کاریوں سے یہ امراض لاحق ہوتے ہیں اور بعض اوقات خودکشی کی نوبت پہنچتی ہے۔ ہمارے اس طلا طلسمی پر فائدہ اٹھائیں اور معجون طلسمی کھائیں۔ انشاء اللہ تعالے وہ دکھا دیں گے قیمت چھ ماشہ دعہ

سرمہ سلیمانی آنکھوں کی کل بیماریوں کو دفع کرتا اور قوت بصارت بڑھاتا ہے فی الفیمت فی تولہ عہ

سنون دندان۔ دانتوں کی کل بیماریاں کو دانت مثل گوہر آبدار بنانا اسی سنون کا کام ہے قیمت فی بکس عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین مالک کارخانہ احمدیہ لدھیانہ گوجرانوالہ ضلع دہلی

میری غیر حاضری

باز آمدم کہ تا خدمت این خاک بجا کنم
گر طاعتے قضا شدہ باشد ادا کنم

۳ - اگست ۱۹۰۹ء کو بعض اسلامی ضروریات اور خدمات کے لیے مجھے دہلی جانا پڑا - اور پھر یہ مقام دہلی اسقدر لمبا ہوا - کہ میں ۹ - ستمبر تک وہاں سے نہ نکل سکا اس عرصہ میں مسلمانوں اور اسلام کی خدمت میں کیا کر سکا اس کی تفصیل کی مجھے ضرورت نہیں مگر مختصر میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ دہلی کے مسلمانوں میں وحدت پیدا کرنے کی تحریک میں مجھے کامیابی کے آثار نظر آ رہے ہیں وہ دہلی جہاں سے سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی اور امام حضرت مسیح موعود پر کفر کا فتویٰ دیا گیا تھا - اب اس امر کے لیے تیار ہے - کہ حوصلہ اور صبر کے ساتھ ہماری باتیں سن لیں اور ہمارے معتقدات پر غور کریں وہ ان غلط فہمیوں سے نکل رہی ہے - جو ہماری نسبت پھیلائی گئی تھیں کہ یہ لوگ صوم وصلوۃ کے پابند نہیں قرآن مجید کے منکر ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین نہیں مانتے - جب انہیں کھول کر بتایا گیا - کہ یہ نرے اتہام ہیں جو ہم پر لگائے جاتے ہیں ہم ارکان اسلام کے پابند اور قرآن مجید کو خدا تعالیٰ کا کلام اور خاتم الکتب اور زندہ کتاب یقین کرتے ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین اور خاتم الرسل بلکہ کمالات انسانی کا بھی خاتم یقین کرتے ہیں تو انہیں حیرت اور تردد ہوا کہ کس طرح پر انہیں مغالطہ میں ڈالا گیا - اور دھوکا دیا گیا -

دہلی میں آریہ سماج نے اسلام کی مخالفت کے لیے جس قدر زور اور جوش سے تحریک شروع کر رکھی تھی وہ دہلی والے جانتے ہیں - اگرچہ آریہ سماج کے مقابلہ کے لیے میرے مکرم بھائی میر قاسم علی صاحب پہلے سے کام کر رہے ہیں مگر میری موجودگی اور اعانت انکے لیے بہت مفید ثابت ہوئی اس سلسلہ میں باضابطہ ایک انجمن کی بنیاد رکھی گئی جو خصوصیت کے ساتھ آریہ لٹریچر کی تردید کرے جو اسلام کے خلاف یہ قوم پھیلا رہی ہے - اس انجمن کا نام دیانند مت کھنڈن سبھا ہے اور پھر عام طور پر اسلام پر ہونیوالے حملوں کے ذب اور دفاع کے لیے اس تحریک کو عملی رنگ میں لانیکی کوشش بھی عاجز کے ذریعہ ہوئی جو اخبارات میں اسلام ڈیفنس فنڈ کے نام سے جاری تھی - اور باضابطہ ایک انجمن خادم المسلمین کے نام سے قائم ہو گئی - غرض خدمت اسلام و اہل اسلام کا مجھے ایک رنگ میں عمدہ موقع ملا - اور یہ خدا تعالیٰ کے فضل کی بات ہے - اور اگر اللہ تعالیٰ نے چاہا اور یہ تحریک عمدہ طور پر بارور ہوئی تو ان لوگوں کے لیے ضرور حیرت ہو گی جنکا خیال ہے کہ مختلف فرقوں کے مسلمان ملکر ایک مشترکہ کاز کی حمایت نہیں کر سکتے اس غیر حاضری میں مجھے بہت سے سبق حاصل ہوئے اور اپنے دوستوں اور دشمنوں میں تمیز کرنیکا ایک اچھا خاصہ موقعہ ملا میری غیر حاضری کو کن اسباب پر محمول کیا گیا؟ اور میری نسبت پبلک میں غلط فہمیاں پھیلانیوالے گروہ نے ایک اچھا موقع حاصل کیا - مگر مجھے افسوس ہے کہ انہیں اس میں کامیابی نہ ہوئی مگر مجھے خوشی ہے کہ کم از کم میرا وجود ان دوستوں کے لیے خاص اہمیت کا ذریعہ ثابت ہوا - ہر چند ان کے لیے یہ امر شریعت کے پہلو سے نہایت مذموم اور مکروہ تھا کہ وہ اپنے ایک غائب بھائی کے مردار گوشت پر منہ مارتے مگر مجھے انکا افسوس نہیں اسلیئے کہ حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے وہ مبارک کرامت نامے - جو مجھے دہلی میں پہنچتے رہتے تھے میرے لیے کس قدر تسلی اور اطمینان کا موجب ہوتے تھے - میں قادیان میں رہ کر بھی خدا کی رضا کا طالب ہوں اور اسی کو خوش کرنا میرا اور سب کا مقصود ہونا چاہیئے اور خدا کرے کہ یہی ہو مگر جیسے کوئی بت پرست ہے کوئی کچھ ہے میں اس مقصد کی تکمیل اسی امر میں سمجھتا ہوں - کہ جو قرآن مجید میں بتایا گیا ہے کہ خلفاء ربانی کی سچی اطاعت کیجاوے جو ملائکہ کے بھی مسجود ہوتے ہیں انکی شان اور رنگ کچھ ہی ہو مگر اصل حقیقت تک بدوں اسکے انسان پہونچ نہیں سکتا ورنہ من کفر بعد ذلک فاولئک ہم الفاسقون قرآن کریم میں نہ ہوتا غرض جب ایسے محبوب وجود سے تسلی بخش مراسلے مجھے ملتے رہے ہوں تو میری غیر حاضری میں جو غلط فہمیاں میری نسبت پھیلانیکی کوشش کی گئی میرے لیے قطعاً موجب ملال نہیں ہو سکتی میں غیروں اور اپنوں سے ایسی شققیں برداشت کرنیکا عادی ہوں اور میں اپنی اس قسم کی تحریروں کے انجام کو بھی جانتا ہوں کہ کوئی شخص جو مجھ سے یہ امید کرتا ہے کہ وہ میرے قلم اور آواز کو کسی رعب اور طاقت سے دبا لیگا وہ غلطی کرتا ہے - اس پر صرف ایک ہی حکومت ہے - اور وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی حکومت ہے - میں قومی نظام کی قدر کرنیوالوں میں پہلا شخص ہوں اور آرگنیزیشن کے اصولوں کے سامنے سر جھکانا اپنا فرض سمجھتا ہوں اور دوسروں کو بھی اسی اصول کی ہدایت کرتا ہوں مگر میں آرگنیزیشن سے کسی خاص وجود کو کبھی مراد نہیں لیتا اور نہیں سمجھتا بہرحال یہ تو جملہ معترضہ تھا میری غرض دراصل اپنی غیر حاضری کے متعلق چند امور کا ذکر کرنا تھا میری غیر حاضری اہل اسلام اور اسلام کی خدمت کے لیے تھی - میں نہایت صفائی کیساتھ اس امر کا اعتراف کرتا ہوں کہ میری غیر حاضری میں الحکم کی اشاعت میں بہت سی خرابی پیدا ہوئی چونکہ اس زمانہ میں اخبارات کی اشاعت اور اجرا کوئی معمولی بات نہیں بلکہ سخت ذمہ واری کا کام ہے - اسلیئے ایسی حالت میں مینے سمجھا کہ میں دہلی سے اس اعلان کی ہدایت کر دوں کہ سردست کچھ اخبار کی اشاعت کو بند کیا جاسکے جب تک میں نہ

194

واپس نہ آؤں چنانچہ ۲۸ ستمبر کے بعد الحکم کا کوئی پرچہ شائع نہیں ہوا۔ اس توقف اور تعویق سے الحکم کے پڑھنے والوں کو جو روحانی صدمہ ہوا ہے۔ میں اسکی قدر و قیمت کا اندازہ کرنیسے قاصر ہوں میں دلی شعور اور پوری بصیرت کیساتھ جانتا ہوں کہ وہ الحکم کو تجارتی اصول پر نہیں لیتے بلکہ وہ اسکے حقیقی قدردان اور سچے محب ہیں اور الحکم کیساتھ گونہ عشق رکھتے ہیں۔

اس پہلو سے مجھے ان کی اس محبت اور قدردانی کیلئے از بس شکر گزار ہونا چاہئے۔ اور میں صدقدل سے اس امر کا اعتراف کرتا ہوں۔ کہ انہوں نے ہمیشہ ایسے موقعوں پر الحکم کی کمزوریوں یا نقائص پر چشم پوشی فرمائی ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ میں اس کی کیا تلافی کرسکونگا۔ ہاں اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہتا ہوں۔ کہ مجھے **فرض شناسی** کی قوت عطا کرے۔

کارخانہ کی مشکلات کو بھی ناظرین الحکم میں سے بعض اخص دوستوں نے میری غیر حاضری میں خصوصیت سے محسوس کیا۔ چنانچہ سید صادق حسین صاحب اٹاوی کی تجویز ناظرین نے پڑھلی تھی۔ جس کو میں شکر گزاری کے ساتھہ واپس کرچکا ہوں تاہم اس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ انہوں نے **اظہار محبت** کے لئے اپنے دل میں حرارت کا جوش محسوس کیا۔ اُسے عملی رنگ میں ظاہر کرنے کیلئے ہمت اور پیشدستی کی۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر دے اور الحکم کے صادق دوستوں میں صادق اٹاوی ایسے لاکھوں جوان ہمت پیدا کرے۔ آمین۔

پھر میرے ایک نہایت ہی مکرم اور زیرک بھائی منشی عبدالمجید صاحب پٹیالوی نے میری کسی درخواست کے بدلے میری غیر حاضری میں **دس روپیہ** کا ایک منی آرڈر کتابوں کے لئے بھیجا۔ اور غرض ان کتابوں کی خرید سے محض کارخانہ کی اعانت تھی۔ نہ کچھ اور۔ میں جانتا ہوں۔ کہ وہ مستقل طور پر کارخانہ الحکم کی کتابوں کے خریدار ہیں۔ مگر اس موقعہ پر اُن کا یہ ایثار قابل قدر ہے۔ اس کے بعد انہوں نے ہمدردی سے لبریز ایک خط دفتر الحکم میں ارسال کیا۔ جس کو میں معاونین الحکم کے مستقل فائل میں بطور یادگار رکھوں گا۔ اس طرح پر انہوں نے صرف اس خط و کتابت پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ پٹیالہ کی انجمن میں باضابطہ اس سوال کو پیش کرکے رزولیوشن پاس کیا

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ نحمدہٗ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

بخدمت جناب ایڈیٹر صاحب الحکم دام مجدہٗ

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہٗ۔ محمد مرتضیٰ خانصاحب سکرٹری انجمن احمدیہ پٹیالہ۔ عرض پرداز ہے۔

انجمن ہذا کے اجلاس منعقدہ ۵ ستمبر ۱۹۰۹ء نے مجھو ہدایت کی ہے۔ کہ میں آپ کی خدمت میں انجمن ہذا کی رپورٹ بابت ماہ اگست بنابر اندراج اخبار الحکم ارسال کروں حسب الارشاد انجمن میں ذیل میں رپورٹ عرض کرتا ہوں امید ہے کہ جناب اسکو ضرور چھاپدینگے قبل از رپورٹ میں یہ بات بھی آپسے عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اجلاس مذکور میں بابو عبدالمجید صاحب کی تحریک اور تمام حاضرین کی تائید سے یہ تجویز پاس ہوئی۔ کہ ہمارے سلسلہ کا سب سے زبردست اور سب سے زیادہ قوی آرگن اگر ہے تو الحکم ہے۔ مگر چونکہ یہ اخبار مشکلات کے نیچے ہے۔ اسلیئے بڑی ہمت سے اس کے ابھارنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ جس کی ایک سبیل یہ ہے۔ کہ لائبریری احمدیہ واقعہ پٹیالہ کے لئے کارخانہ الحکم سے کتب خریدی جاویں اور نیز جہاں اور امور انجمن ہذا کے مدنظر ہیں وہاں اس اخبار کی اشاعت اور امداد بھی مدنظر رکھنی چاہیئے۔

اس ریزولیوشن کو پڑھکر مجھو جسقدر مسرت ہوئی اسکا اندازہ کوئی دوسرا نہیں کرسکتا انجمن پٹیالہ کی یہ کارروائی میرے لیے ہمیشہ ایک خوش کن امر رہیگی اور اگر دوسری انجمنوں نے بھی اپنے فرض کو سمجھا تو مجھو امید ہے کہ الحکم اپنے مقصد کو پالیگا منشی عبدالمجید نے اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ میری غیر حاضری میں جبکہ کارخانہ میں روپیہ کی سخت ضرورت تھی۔ پانچ روپیہ کا ایک منی آرڈر ارسال کیا اور اسی طرح پر اپنی عملی ہمدردی کا ثبوت دیا جسکے لیئے میں اللہ تعالیٰ سے انکے لیئے دعا کرتا ہوں۔ کہ

کریما صد کرم کن بر کسے کو ناصر دین ست

غرض میری غیر حاضری نے مجھے بہت سے سبق دیئے مجھے اپنے دوستوں اور ہوا خواہوں کی شناخت کا ایک موقع دیا۔ اور دوستوں کو انکو میرے نہ ملنے سے سخت تکلیف ہوئی۔ جو کچھ ہوا مشیت ایزدی کے نیچے ہوا۔ میں پھر واپس ہیڈ کوارٹر میں آگیا ہوں اور پھر اسی خدمت پر مامور ہوتا ہوں

باز آمدم تا خدمت ایں خاک پا کنم
گر طاعتے قضا شدہ باشد ادا کنم

سالانہ جلسہ

سالانہ جلسہ بہت قریب آرہا ہے۔ اور اسکے لیئے ابھی سے تیاریاں ہونی ضروری ہیں سالانہ جلسوں کی غرض اور غایت اگر محض اجتماع ہوں تو میں اس کو کوئی مفید اور قابل قدر چیز نہیں سمجھتا۔ دنیا میں سینکڑوں ہزاروں اجتماع ہوتے ہیں جن میں کوئی روحانیت نہیں ہوتی۔ اور نہ انکی غرض خدا ہوتی ہے بلکہ انکا مقصد صرف تفریح اور لہو و لعب ہوتا ہے اگر ہم اپنے جلسے کو خدانخواستہ یہی رنگ دینا چاہتے ہیں تو اس سے بہتر ہے کہ ایسے اجتماع بند ہوں۔ اگر یہ بات نہیں ہے۔ اور نہیں ہونی چاہیئے۔ تو اس مجمع کو نہایت مقدس اور فی الواقعہ دل کو دنیا کی محبت سے سرد کردینے والا ایک اجتماع بنانیکے لیئے سعی کرنی چاہیئے۔ اور پھر دعا سے کام لیا جاوے اس جلسہ کی اتنی ہی غرض بھی نہیں ہونی چاہیئے کہ ہم زوردار الفاظ میں قوم کے سامنے اپنے مقاصد کی تکمیل کے لیئے اپیل کریں اور قوم ایک رقم ہمارے سامنے رکھدے ایسے جلسے ہم نے اپنی آنکھوں سے دیکھے ہیں جن میں اسقدر رقم جمع

ہو جاتی ہے جو ہماری سال تمام کی جمع کردہ رقم بھی اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی یہانتک کہ وہ لوگ جو خدا تعالیٰ کی ہستی کے منکر ہیں اور اسے محض ایک وہم اور دھوکا یقین کرتے ہیں۔ وہ بھی ہزاروں روپیہ صرف کئی سو آدمیوں کی تعداد سے جمع کر لیتے ہیں اس سے معلوم ہوا کہ ہمارے سالانہ جلسہ کی یہہ خصوصیت نہیں کہ ہم ایک بہت بڑا مجمع جمع کر لیں یا بہت بڑی رقم چندہ میں وصول کر لیں گذشتہ سال تک اس نوعیت سے جلسہ کو کامیاب بنانے میں سعی کرنا بھی میرا ایک خیال تھا اور میں اسکو کامیابی کا ایک حصہ سمجھتا تھا۔ اگرچہ اب بھی میں اسکو ایک پہلو سے کامیابی کا ایک حصہ سمجھتا ہوں۔ لیکن آج میں اسکو اپنی کمی معرفت قرار دیتا ہوں ہمارے جلسے کی اتنی ہی غرض نہیں اور نہیں ہونی چاہیئے۔ کیونکہ اگر ہمارا مقصد اور موضوع بھی یہی ہو تو ہماری ناکامی یقینی ہے۔ اور پھر ہم میں اور ہمارے غیروں میں کوئی امتیاز نہیں رہیگا۔ ہماری غرض اس سے بہت بلند اور اعلیٰ تر ہے۔ خود حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بار بار اپنی تحریروں اور تقریروں میں اس امر کا اظہار کیا کہ

"اس جلسہ سے مدعا غرض اصل مطلب یہ تھا کہ ہماری جماعت کے لوگ کسی طرح بار بار کی ملاقاتوں سے ایک ایسی تبدیلی اپنے اندر حاصل کر لیں اور انکے دل آخرت کی طرف بکلی جھک جائیں اور انکے اندر خدا تعالیٰ کا خوف پیدا ہو جائے اور وہ زہد اور تقویٰ اور خدا ترسی اور پرہیزگاری اور نرم دلی اور باہم محبت مواخاۃ میں دوسروں کے لئے ایک نمونہ بنجائیں اور انکسار اور تواضع اور راستبازی ان میں پیدا ہو اور دینی مہمات کے لئے سرگرمی اختیار کریں"

یہ تھی غرض اور غایت اس جلسہ کی اور اب تک یہی غرض ہمارے پیش نظر ہونی چاہیئے۔ اگر اس غرض کو ایک منٹ کے لیئے بھی ہم نظر انداز کر دینگے تو اسکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھ نہیں کہ ہم اصل مطلب سے دور چلے جائیں گے حضرت مسیح موعود مغفور کی زندگی میں جب پہلے ہی جلسہ کے بعد حضرت مسیح موعود مغفور کے علم میں یہ بات آئی کہ یہ اغراض پورے نہیں ہوئے تو آپنے بلا خوف لومۃ لائم شہادت القرآن کے آخیر میں التوائے جلسہ کا اعلان دیدیا۔ یہ اخلاقی جرأت اور دلیری ماموروں کے سوا دوسروں میں پیدا نہیں ہو سکتی حضرت نے اس امر کی پرواہ نہیں کی کہ لوگ اسپر کیا کہیں گے اور جماعت کی نسبت کیا خیال کریں گے۔ مگر چونکہ حضور کو اصلاح مقصود تھی اسلیئے جماعت کی کسی اخلاقی کمزوری کو آپنے چھپانیکی کوشش نہیں کی۔

میری غرض مندرجہ بالا اقتباس کو اس ضمن میں دینے سے یہ ہے کہ ہم اپنے جلسہ کی یہی غرض مقدم رکھیں کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے حضور کو نوا سع الصادقین کے موافق عمل کرنیکو جاتے ہیں اسلیئے اس سے پیشتر کہ ہم جلسہ پر آنے کے لیئے روانہ ہوں شہادۃ القرآن کے ان آخری صفحات کو پڑھ لیں اس سے ہمیں بہت بڑا اخلاقی فائدہ ہوگا جو نقص اور کمزوریاں ایسے موقعہ پر ظاہر ہوتی ہیں ہم خدا کے فضل سے ان سے بچنے کی توفیق پا سکیں گے۔ سب سے اول ہمکو اپنی ذاتی اصلاح کی حاجت ہے اور ہماری آمد و رفت اسی غرض کے لیئے ہونی ضروری ہے۔ اسکے بعد قومی ضروریات ہمارے مد نظر ہوں۔ انکے لئے روپیہ کا جمع کرنا ہمارا مقصود ہے۔ اور پھر ان اہم ضروریات پر ہمیں غور کرنے کی ضرورت ہے۔ جو سب سے مقدم ہونی چاہئیں۔ جو قوم کی روحانی اخلاقی اور مجلسی ترقی کا فیصلہ کسی وقت میرا یہ خیال ممکن ہے جو تعجب ہو کہ (؟) اسکے کہ رطب و یابس کا مجموعہ ہو جماعت کی ترقی لازمی امر ہے مگر میں نے حضرت اقدس کے منہ سے سنا ہے کہ کثرت جماعت ہمارے لیئے خوشی کا موجب نہیں ہو سکتی بلکہ ایسے لوگ بکار ہیں جو فی الواقعہ اپنے اندر ایک خاص تبدیلی پیدا کریں جو استقلال اور استقامت کا نمونہ ہوں اور عسر یسر میں قدم آگے بڑھانے والے ہوں اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق پیدا کریں۔

غرض سالانہ جلسہ آتا ہے اسکے لیئے قومی ضروریات کے سوال کو مد نظر رکھکر روپیہ کا انتظام کرنا تو ایک جدا امر ہے۔ سب سے پہلے ہمپر ہمارے اپنے نفس کا جو حق ہے اسکی ادا کرنیکا فکر ہونا چاہیئے۔ ایک اور بات جلسہ کے متعلق میں کہنا چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ جلسہ میں وعظ و نصیحت سے فائدہ اٹھانے والے صرف مرد ہی ہوتے ہیں اور مستورات کے لیئے کوئی انتظام نہیں ہوتا۔ میں سمجھتا ہوں اسکی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اور اس ضروریات کو ناظمان جلسہ امید ہے محسوس کریں گے۔ اور مستورات کے لیئے ایسی نشست کا انتظام کیا جائیگا جہاں بیٹھکر وہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی تقریر کم از کم ضرور سن سکیں جلسہ کے بالکل قریب آجانے پر طیاریاں شروع ہوتی ہیں اور دوڑ دھوپ میں اور تنگی میں میں جہاں خرچ زیادہ ہوتا ہے وہاں انتظامی مشکلات بھی دامنگیر ہوتی ہیں۔ اسلیئے ابھی سے اس سوال کو سوچنا چاہیئے میں تفصیل سے پھر لکھونگا انشاء اللہ تعالیٰ۔

تمام دنیا کے مسلمانوں کا جلسہ

یہ زمانہ جلسوں کانفرنسوں اور کانگرسوں کا ہے دنیا کے تمام حصص مین یہ اصل کام کر رہا ہے زمانہ کے حالات نے مسلمانونکو بیدار کر دیا ہے اس کے وجوہات کچھہ بہی ہون مگر اس مین کوئی شبہ نہین۔ کہ مسلمانان عالم آنکھیں ملتے ہوئے اٹھ کھڑے ہوئے ہون اور جو کچھہ کسی سے بن پڑتا ہے کر رہا ہے منقریب مسلمانان عالم کی ایک انٹرنیشنل کانفرنس قاہرہ مین ہونیوالی ہے جس مین مسلمانوں کی سوشل اور پولٹیکل بہتری کے وسائل سوچے جائیں گے۔

ایسی کانفرنس کا انعقاد تو بہر حال بہتر اور مفید ہو سکتا ہے مگر یہ کسقدر تعجب کی بات ہے کہ اس کانفرنس کی غرض سوشل اور پولٹیکل امور ہین گویا مذہب سے کوئی واسطہ نہین اس سے بڑھکر افسوس کا موجب کیا ہوگا کہ مسلمان اس اصل سے غافل محض ہین کہ ان کی ترقی جب کبھی دنیا مین ہوئی تہی تو وہ صرف مذہب اسلام کے پاک اصولوں کی پابندی اور عملی زندگی سے ہوئی تہی۔ اسلیئے آیندہ جب کبھی وہ ترقی کر سکین گے تو صرف مذہب کے ہی سچے عامل ہو کر کر سکین گے مگر نہین آج مادہ پرستی کا زور ہے اور یورپ اور امریکہ کی ترقی نے انکی آنکھیں چندھیا دی ہین اور انہین اس طرف متوجہ کیا ہے۔ کہ اگر وہ ترقی کرنا چاہین تو اسکی صرف ایک ہی راہ ہے۔ کہ ہماری تقلید کرین یہی اس کو وہ نشان منزل سمجھکر چل رہے ہین۔ قومی ترقی اور قومی بہتری کی صداؤں سے کرۂ عالم گونج رہا ہے۔ ابہی دسمبر مین جیسے ہی اس ملک مین کتنے جلسے ہونگے ایام و [illegible] ہندو اور مسلمانون کے دو بڑے جلسے لاہور مین اسی مادی ترقی کے لیئے ... ہو رہے ہین۔ ایسی حالت مین ہمارا کیا فرض ہے؟ یہ روشنی کا نہین بلکہ تاریکی کا زمانہ ہے روشنی اس کا نام نہین ہے۔ کہ مادی ترقی ہو بلکہ حقیقی روشنی مذہب کے ذریعہ سے آتی ہے۔ کیونکہ مذہب ہی ایک ایسی قوت اور طاقت ہے۔ جو دنیا میں حقیقی امن اور اصلاح کو قائم کر سکتا ہے۔ اسکے سوا جسقدر بہی تجاویز ہو سکتی ہین وہ محض خیالی اور انسانی اختراع ہین مگر آج اسی کا زور ہے اور اسی کو قابل قدر سمجھا جاتا ہے۔ غرض یہ عالمگیر اسلامی کانفرنس ہونیوالی ہے۔ اس موقعہ پر ہم جو مذہب کو پیش کرتے ہین۔ اور خصوصاً اسلام کی خدمت اور اشاعت اپنا مقصد قرار دیتے ہین اور فی الواقعہ ہے۔ ہمارا کیا فرض ہونا چاہیئے ہمیری دانست مین ایک رسالہ ترقی کی حقیقی راہ پر لکہا جانا چاہیئے۔ اور اسے عربی اور انگریزی مین چہپوا کر قاہرہ مین اپنے کسی ایجنٹ کے ذریعہ شایع کرنا نامناسب نہین ہوگا اس کانفرنس مین مسلمانان عالم کے تمام لوگ شامل ہونگے جو آزاد خیال ذی علم اور اہل الرائے ہونگے اس مین کوئی کلام نہین کہ ان مین سے بہت ہی کم ہونگے جنکو مذہب کے ساتھہ دلچسپی اور مذاق ہو لیکن پہر بہی ایک تبلیغ کرنیوالی قوم کا فرض ہے کہ کامیابی کی حقیقی راہ انہین دکہائے اس سوال پر غور کرنیکی ضرورت ہے اور امید کرنی چاہیئے کہ اس موقعہ کو ہاتھہ سے نہین دینا چاہیئے۔

مختصر نوٹ

ودیا مندمت کھنڈن سبھا دہلی

دہلی مین اسلام کی ایک انجمن ایڈیٹر الحکم کی تحریک سے قائم ہو کر باقاعدہ کام کرنے لگی ہے۔ انجمن مذکور کا کام آریہ دہرم کی تردید اور اسلام کی اشاعت و تبلیغ اور گورنمنٹ کی وفاداری ہے میر قاسم علی صاحب احمدی جو اس انجمن کے کمہ اور منتا ہیں سپرنٹنڈنٹ ہین۔ اونہون نے ملازمت چہوڑ کر اپنی زندگی اس کام کے لیئے وقف کر دی ہے اللہ تعالیٰ انکی جزا ہو حال ہی مین شدہی کی اصلیت ایک قابل دید کتاب اونہون نے شائع کی ہے جو ۶ر قیمت پر میر صاحب موصوف سے ترا کے بیرم خان پرانی پہول منڈی دہلی کے پتہ سے ملیگی آریہ سماج کی تردید مین بہت سی کتابونکا ذخیرہ میر صاحب نے جمع کیا ہے۔ دہلی کے عام مسلمان ان اغراض مین میر صاحب کی پوری اعانت کرنیکو آمادہ ہین۔ خصوصاً بارہ مہینہ واڑہ کے پنجابی تاجر یہ کام جسقدر مفید اور ضروری ہے۔ وہ واقعات کا علم رکھنے والے لوگون سے مخفی نہین۔ دلی میں اس کام کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ نے ایک سو روپیہ اپنی جیب سے دینے کا وعدہ فرما کر سابق بالخیرات ہونیکا تازہ ثبوت دیا ہے حضرت نے ہمیشہ دینی کاموں مین سب سے اول حصہ لیا ہے اور یہی اسی سابق بالخیرات ہونیکا ثمرہ ہے۔ کہ آج آپ چار لاکھہ سے زیادہ جماعت کے امام ہین خدا کرے کہ خدمت دین کے لیئے ہمیں نورِ دین کا سا دل اور جوش اور ایمان عطا ہو (آمین)

آریہ سماجی واعظان دہلی کے لائسنس

دہلی مین ستیہ پرچہ اور ودیکا نند اور آریہ سماجی واعظ سخت منہ پہٹ اور دریدہ دہنی سے اسلام پر حملہ کرنیوالے تھے دہلی کے مقامی حکام نے امن عامہ کو قائم رکہنے کے لیئے یہ ضروری سمجہا ہے۔ کہ ان واعظین کو وعظ کے لیئے لائسنس لینا چاہیئے۔ اور اس لائسنس کی ہر تین ماہ کے بعد تجدید ہوا کرے گی حکام دلی کی یہ دور اندیشی بہت مفید نتائج پیدا کریگی۔ مین صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر دہلی کی اور صاحب ڈسٹرکٹ سپرنٹنڈنٹ دہلی کی اس بیدار مغزی کو جملہ مسلمانان کے لئے باعث شکر گزاری

سمجھتا ہوں اگر دوسرے ضلعوں میں بھی مناسب موقعہ ایسا ہی انتظام عمل میں آجاوے تو آریہ سماج کے طریق اشاعت مذہب میں فوراً اصلاح ہو جاوے بہرحال حکام دہلی کی یہ کارروائی شکریہ کے قابل ہے آریہ سماج کے اپدیشک اور واعظ ایسے واقعات سے سبق حاصل کریں اور اپنی تقریر و تحریر میں اصلاح کریں۔

صدر انجمن احمدیہ کے ممبروں کا اعلان

عید الفطر کے مبارک موقعہ پر جب حسب معمول ہم قادیان دار الامان میں حاضر ہوئے۔ تو معلوم ہوا کہ حضرت خلیفۃ المسیح کی خدمت میں بعض لوگوں نے ایسے خطوط لکھکر بھیجے ہیں جن میں یہ ظاہر کیا گیا ہے کہ بعض ممبران مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ گویا حضرت خلیفۃ المسیح کی مخالفت کرتے ہیں ان خطوط کو پڑھکر ہمیں بہت رنج ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح کو بھی ہمارے خیال میں ضرور رنج ہوا ہوگا ہم اپنے بھائیوں پر بھی کوئی بدظنی نہیں کرتے ہمنے انکے لیے دعا ہی کی ہے اور انکی خدمت میں ہم بھی عرض کرتے ہیں کہ وہ بھی ہمارے متعلق حسن ظنی سے (اسکا حکم قرآن و حدیث میں بڑی تاکید سے ہے) کام لیا کریں۔ ہم اپنے دل پھاڑ کر کسی کو نہیں دکھا سکتے لیکن بذریعہ اعلان ہذا ہم سب احباب کو یہ یقین دلاتے ہیں کہ ہمنے جو بیعت حضرت خلیفۃ المسیح کی کی وہ کسی جبر و اکراہ سے نہیں بلکہ شرح صدر سے کی اور ہم اسوقت تک اسی عہد بیعت پر قایم ہیں اور حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت کرتے ہیں یہ تو ظاہر ہے کہ اس سلسلہ میں وحدت جبری کوئی نہیں بلکہ وحدت ارادی ہے اور ایسی وحدت ارادی کیساتھ ہی ہم سب نے حضرت خلیفۃ المسیح کی بیعت کی ہے آیندہ کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے ہی یہ توفیق طلب کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اس عہد پر قائم رکھے جیسا کہ حضرت نوح نے یہ دعا کی تھی اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ اَنْ اَسْئَلَکَ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ عِلْمٌ کیونکہ سب توفیق اور طاقت اللہ کے ہاتھ میں ہی ہے۔ والسلام

خاکساران

رحمت اللہ بقلم خود

مرزا یعقوب بیگ بقلم خود ممبران مجلس معتمدین

صدر انجمن احمدیہ قادیان ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۹ء

اعلان بالا کے حرف حرف سے میرا اتفاق ہے اور میں حضرت خلیفۃ المسیح کی فرمانبرداری کو اپنا فخر سمجھتا ہوں۔ والسلام

خاکسار محمد علی از قادیان

صدر انجمن کی ماہوار رپورٹ پر سرسری نظر

مینے بارہا اس امر کو قوم کی توجہ کے لیے پیش کیا ہے۔ کہ میگزین کا آخری ورق جو مضمون کا ورق ہے اسے خوب غور سے پڑھنا چاہیئے یہ ضرورت اب یوماً فیوماً زیادہ محسوس ہونے لگی ہے۔ اسکے ساتھ ہی صدر انجمن کی ماہوار رپورٹ جو شایع ہوتی ہے۔ وہ بھی کم قابل غور نہیں ہے۔ قوم کا فرض ہے کہ وہ قومی مقاصد کی تکمیل اور تعمیل کے لئے اپنی متفقہ کوشش سے کام لے۔

صدر انجمن کی ماہوار رپورٹ پر سرسری نظر کرنا بھی اپنا فرض سمجھتا ہوں اور اسکی اشاعت کی غرض بھی یہی ہے۔ کہ لوگ اسپر غور کریں مینے سیکرٹری صاحب کی خدمت میں عرض کیا تھا۔ کہ آمد و خرچ کے گوشوارہ کیساتھ اگر آخر میں یا رپورٹ کے صفحات میں مقابلہ کر دیا کریں تو زیادہ توجہ ہو سکتی ہے۔ اسطرح پر کہ مدرسہ کی آمدنی میں ماہ گذشتہ کے مقابلہ میں اسقدر بیشی ہوئی یا کمی بصورت کمی کے وجوہات اگر کچھ ہوں تو تحریر کر دیا کریں۔ ایسا ہی اخراجات میں اگر کوئی خاص بیشی ہو۔ تو اسکے وجوہات مجھے امید کرنی چاہیئے کہ اس تجویز سے فائدہ اٹھانے کی کوشش کیجائیگی اس سے قوم کو معلوم ہوتا رہیگا کہ کس فنڈ میں کیوں کمی ہو رہی ہے۔

بجٹ۔ پاس ہو چکا ہے احمدی انجمنوں نے اسے منظور کر لیا ہے۔ اسلیئے اب انکا فرض ہے کہ وہ اس رقم کے مہیا کرنیکا انتظام کریں۔

بورڈروں کے اخراجات ماہواری کے تعیین کی تجویز مینے خود لکھکر سکرٹری صاحب کو دی تھی اور میں اسکو بہت ضروری اور مفید سمجھتا ہوں۔ اس سے ایک فایدہ یہ بھی ہوگا کہ بورڈر غیر حاضر نہ ہونگے۔ اور مدرسہ سے کسی ایسے وقت بورڈنگ چھوڑ کر نہ چلے جائینگے۔ جو انہیں سارے مہینے کا خرچ دینا پڑے۔ ان ساری باتوں کے علاوہ حساب کا معاملہ بہت صاف رہیگا۔ اور کچھ تعجب نہیں کہ اس مد میں انجمن کی آمدنی میں بھی کچھ اضافہ ہو ہاں دو باتیں درجہ تجویز کرنے پڑیں گے اور یہ حرج کی کوئی بات نہیں۔ بہرحال اس تجویز سے فائدہ ہوگا۔ انشاء اللہ العزیز۔

تعلیم الاسلام کی شاخیں اور گرلز سکول زنانہ کے متعلق انجمن کا یہ فیصلہ کہ وہ دو سال سے جاری ہیں اسلیئے توڑی نہیں جا سکتی ہیں۔ قابل نظر ثانی ہے شاخوں کے قیام کی بیشک ضرورت ہے۔ مگر سوال صرف یہ ہے کہ تلونڈی اور سیکھواں کی دونوں شاخونکو ملا کر ایک کیوں نہ کر دیا جاوے گرلز سکول کے اخراجات محض اس بنا پر کہ اس سے زیادہ تر قادیاں کی جماعت فائدہ اٹھاتی ہے اسلیئے اسی جماعت کا ذمہ ہونا چاہیئے۔ کوئی معقول وجہ نہیں قادیان سلسلہ کا مرکز ہے۔ اور قادیان میں رہنے والے جو بھی بجائے خود اپنی بیرونی

احباب کی امداد کے اسی طرح مستحق ہیں جس طرح
پرائمری مدرسہ اور دوسری ضرورتیں وہ اصحاب الصفہ
میں داخل ہیں جس صورت میں انکی ضروریات
کا تکفل بیرونی جماعتیں کسی نہ کسی رنگ میں کرہی
ہیں تو گرلز سکول کی اعانت کیوں نہ کی جاوے
ہاں ضرورت اس امر کی ہے۔ کہ گرلز سکول
کا انتظام بہترین ہاتھوں میں دیا جاوے اور
اسکے لیے لائق اور تجربہ کار استانیاں بہم پہونچائی
جاویں موجودہ صورت میں اس میں بہت بڑی
اصلاح کی حاجت ہے۔ اسلیئے اس سوال پر مکرر
غور کی ضرورت ہے۔

کانفرنس انجمنہائے احمدیہ :- انجمن کپورتھلہ
کی تجویز خوش کن تو ہے۔ اور اس لحاظ سے کہ دینی
کاموں میں دلچسپی لینے والے احباب سال میں
دو دفعہ جمع ہو جایا کریں۔ اور بھی مفید ہے مگر
کانفرنس کے مفاد کو وسیع کرنے کے واسطے
اور قومی کاموں کیطرف عام دلچسپی پیدا کرنیکے لئے
ضروری ہے۔ کہ وہ ایسے موقعہ پہ ہو کہ کثرت
سے لوگ اس میں شامل ہوسکیں اور سیکرٹری اور
پریسیڈنٹ انجمن کے سوا بعض اور اہل الرائے
لوگ بھی شامل ہوں اور عوام تک کو قومی اغراض
مقاصد سے مطلع کرنا بھی ضروری ہے اسلیئے
موجودہ صورت میری دانست میں تو زیادہ
موزوں ہے کہ بجٹ انجمنوں کے پاس بھیجا جاتا
ہے۔ اور انجمنیں اسپر غور کر کے اپنی رائے
بھیجتی ہیں۔

متفرق چندے۔ سکریٹری صاحب
کی یہ رائے درست اور قابل قدر ہے کہ اوقات
بلاوقات ان چندوں کی طرف توجہ کرنی چاہئے
جو بجٹ کے ماتحت ضرورتیں پیدا کریں۔
لیکن اگر کوئی ایسی تحریک کسی شخص کی طرف
سے کیجاوے جو مفید اور وقتی ضرورت سے
پیدا ہو تو اس تحریک کا کامیاب بنانا یا نہ بنانا
قوم کا فرض ہے۔ ایسی تحریکیں تو میں سمجھتا ہوں
سردست رکنی مشکل معلوم ہوتی ہیں مثلاً ابھی
خواجہ کمال الدین صاحب کی طرف سے ایک
تحریک اخبارات میں مشتہر ہوئی کہ وہ صحیفہ تصنیف
کر شائع کرنا چاہتے ہیں انکی اعانت کرنی چاہیے
ہم جانتے ہیں کہ وہ کسی ذاتی مفاد کے لیئے
نہیں ہے لیکن تو بھی ایک جداگانہ تحریک ہے
مینے سکریٹری صاحب سے گذشتہ اتوار یا پیغام صلح
کیوقت اس سوال کے متعلق گفتگو بھی کی تھی اور
انہوں نے اس امر کو تسلیم کیا تھا اور جہاں تک
مجھے یاد ہے۔ اسکے متعلق انجمن میں بھی کوئی تحریک
ہوئی یا بطور خود خواجہ صاحب کو بھی لکھا گیا تھا۔
لیکن اسکا نتیجہ شاید زیادہ خاطر خواہ نہیں ہوا
ایسے چندوں کا تدارک کہاں تک ہوگا۔ میرا اپنا اجتہاد
ہے۔ اگر میں کوئی تحریک کروں تو کرسکتا ہوں
لیکن آجتک خدا کا فضل ہے۔ کہ مینے کوئی بھی
ایسی تحریک نہیں کی کہ اسکا چندہ اپنے ہاتھ میں
لیا ہو اخبار بدر کے ایڈیٹر صاحب نے ڈاک ولایت
کی ضرورت بیان کر کے لوگوں سے چندہ لیا انکے
نزدیک وہ جائز ضرورت تھی صدر انجمن اسکے
لئے شاید کچھ نہ دے سکتی وہ انکا ذاتی یعنی اخبار
کا کام سمجھا جاتا۔ ایسی صورت میں اگر انہوں نے
چندہ پرائیویٹ طور پر لیا گو اسکی عام تحریک اخبار
میں نہ کی ہو مگر انہوں نے ایک وقت ایک
ضرورت کو محسوس کیا اور احباب میں تحریک کر
دی ایسا ہی مجلس ضعفاء کا چندہ تھا یا اب ہسپتال
اور مسجد کے لیئے اسی ضمن میں سادہ سنگت کا
چندہ ہے جسنے گورکھی میں ٹریکٹ شایع کرنیکے
لئے کچھ تحریک کی اور کچھ لیا اسی طرح پر تشحیذ الاذہان
کی تحریکیں ہیں۔ یہ صورت اس صورت میں تو
ممکن اور واجب التعمیل ہوسکتی ہے کہ سب کام صدر
انجمن کے ہی ہاتھ میں ہوں اور کسی دوسرے
کے ہاتھ میں کوئی کام نہ ہو جب ایسی صورت ہو
تو مشکل امر ہے۔ ہاں یہ درست اور بہت درست
ہے۔ کہ قوم کو اوقات بلاوقات ان چندوں کی طرف
توجہ کرنی چاہیئے۔ جو بجٹ کی پیش آمدہ ضرورتوں
کے لئے مناسب ہیں اسکے بعد حضرت خلیفۃ المسیح
ایدہ اللہ بنصرہ کے ارشاد کے موافق دوسرے
سائلین کو بھی اگر وہ کچھ دیں تو ثواب ہے حرج
نہیں ہاں اصولی طور پر یہ ضروری ہے کہ جو چندہ
خواہ کوئی بھی لے پبلک ضروریات کے لئے لیا
جاوے اسکا حساب ضرور شائع ہو جانا چاہیئے
ورنہ غلط فہمی کے پھیلنے کا احتمال ہے اسلیئے میں
ان بزرگوں کی خدمت میں جنہوں نے پبلک
اغراض کے لئے چندہ لیا ہے۔ عرض کرتا ہوں کہ
وہ اسکا حساب شائع کردیں۔

امریکن مشن : ولایت میں احمدی مشن کا
سوال قابل غور ہے۔ اسپر میں اگلی اشاعت
میں انشاء اللہ العزیز مفصل لکھونگا۔

جلسہ سالانہ :- سالانہ جلسہ کے متعلق میں
دوسری جگہ لکھ چکا ہوں۔ عید اضحی کی وجہ سے
یہ تاریخیں موزوں کہی جائیں تو تعجب نہیں [illegible]
جلسہ کے لیئے ۲۶-۲۷-۲۸ تاریخیں موزوں
ہوسکتی ہیں۔ چونکہ اب انجمن مقرر کرچکی ہے۔ اسلیئے
کچھ کہا نہیں جاسکتا۔ بجز اسکے کہ احباب ان
تاریخوں پر آنے کی کوشش کریں۔ قریب کے لوگ
شاید ان تاریخوں پر آسکیں اور دور دست پیشہ
کے لئے غالباً مشکل ہو جائے گا۔
اگر انجمن غور کرسکتی ہے تو حرج نہیں ہے مکان
کے متعلق بے شک دقتیں ہیں مگر اسکا بہرحال
انتظام ہوگا اور انجمن کریگی لوگ یہ نہ سمجھیں کہ مکان
نہیں ہے۔ اور تکلیف ہوگی۔
چھپر جو گذشتہ سال بنایا گیا تھا۔ وہ عمدہ کام دے
سکتا تھا۔ مگر اتار لیا گیا میں اسی امر میں متفق ہوں
کہ برسات کی بارش کی برداشت نہ کرسکتا تھا۔ کیونکہ
تو جلسہ کے بعد بہت جلد اتار لیا گیا یہ کوئی تجربہ نہ تھا

کہ مقابلہ بارش کا نہ کر سکے گا علاوہ بریں اسکے آنا ہونے اور پھر دوسری جگہ لگانے سے جو نقصان ہوا وہ اس نقصان سے شاید زیادہ بڑھ کر ہو۔ اور اس وقت کو جواب مہمانوں کے لئے ہو گی اگر شامل کر لیا جاوے تو یہ نقصان اور بھی بڑھ جاتا ہے۔ جلسہ کے اخراجات کی سبیل انجمنوں کو کرنی چاہیئے۔ مگر انتظام پہلے سے زیادہ عمدگی کے ساتھ ہونا ضروری ہے۔ ناظمانِ جلسہ کے انتظام میں دخل دینے کا کسی کو جب تک اپنی کسی پوزیشن کے لحاظ سے اختیار رہیگا بدنظمی کا خطرہ ساتھ ہی ہو گا انجمنوں کو جہاں روپیہ کے فراہم کرنے میں مدد دینی چاہیئے۔ انتظامی معاملات میں بھی ہاتھ بٹانا چاہیئے اگر ممکن ہو۔ اور انجمن کی طرف سے مہمانوں کے کھانے کا ٹھیکہ کسی شخص کو دیدیا جاوے۔ جو کافی ضمانت اس امر کی دے۔ کہ بدنظمی نہ ہو گی۔ اور وقت پر کھانا دیدیا جاوے گا۔ تو شائد انجمن بہت بڑے فکر سے سبکدوش ہو جاوے۔ اس سوال پر اگر مناسب ہو تو غور کر لیا جاوے۔

تعمیر۔ تعمیر کے متعلق ظاہر کیا گیا ہے کہ ہو فد جا نہیں سکتا اور تعمیر کا روپیہ نہ ہونے کی وجہ سے بورڈنگ کی تعمیر کا کام رکا پڑا ہے۔ میں حیران ہوں۔ کہ ایک طرف تو روپیہ نہیں۔ اور دوسری طرف پونے تین ہزار کے صرف سے ایک جدید عمارت مدرسہ کی زمین میں بن رہی ہے۔ جس کو دفتر ایڈیٹر کہا جاتا ہے۔ ایسی صورتوں میں اہم ضرورتوں کو مقدم کرنا چاہیئے۔ ایڈیٹر صاحب کے لئے دفتر موجود ہے اور اگر ایسی ہی کسی عمارت کی ضرورت تھی۔ جو شہر سے باہر ہو۔ تو باغ میں ایک عمدہ کمرہ موجود ہے۔ جو کرایہ پر لیا جا سکتا تھا۔ میری رائے میں یہ کام تعمیر کا قبل از وقت اور خارج از ضرورت ہے۔ خصوصاً ایسی حالت میں کہ روپیہ موجود نہ ہو۔ یکم اکتوبر کو اشاعت اسلام میں چار ہزار کے قریب اور مقبرہ بہشتی میں پونے چار سو کے قریب اور تعمیر مدرسہ میں دو سو پینسٹھ کچھ آنے جمع تھے۔ ایسی حالت میں یہ کام جاری کرنا قطعاً نامناسب ہے۔

انجمن ہائے احمدیہ۔ احمدی انجمنوں کا فی الحقیقت فرض ہے۔ کہ وہ اپنی ذمہ واریوں کو سوچیں اور سمجھیں۔

واعظین۔ واعظین کی بہت ضرورت ہے۔ اور خصوصاً ایسے واعظین کی بقول حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ جو للہ فی اللہ کام کریں۔

طوفان ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۰۹ء کو کلکتہ میں سخت طوفان باد آیا جو سارا دن اور ساری رات رہا یہ طوفان بمبئی سے شروع ہو کر کلکتہ تک پہونچا تھا۔ طوفان کیساتھ بارش بھی ہوئی بہت سے مکانات گر گئے اور درخت اکھڑ گئے آمدورفت بند رہی دریاؤں میں کشتیاں چل نہ سکیں۔

نقصان طوفان اس طوفان میں گولنڈو میں کشتیاں اور جہاز ڈوب گئے اور شہر زمین دوز ہو گیا۔ ایک مکان بھی بمشکل قایم نہیں رہا یورپین اور ہندوستانی بے خانماں ہیں دیسی ملاحوں کی جان کا بہت نقصان ہوا کوئی ۲۰ سٹیمر غرق ہوئے ہیں۔ تار خبریں بہت دیر میں آئی ہیں۔

طوفانی خبریں گزشتہ طوفان بنگال کی بابت جو تار برقی خبریں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ دارجلینگ ہیل دریائے پدمہ کو عبور نہیں کر سکی مشرقی بنگال سے صرف چند خبریں آئی ہیں۔ کہ یہ طوفان میں گو بڑی کمی ہو گئی ہے۔ تاہم وہ نواح میمن سنگھ میں اب تک باقی ہے۔ رنگون کے تار برقی سلسلہ کے خراب ہو جانیسے ضروری خبریں لی جاتی ہیں۔ کوہستان آسام میں مزید بارش کے آثار ہویدا ہیں موسم تغیر حالت میں ہے۔ گوالہس کے مقام پر دو اسٹیمر معہ دو کشتیوں کے غرق ہونے و سو کدہ میں کئی اسٹیمر اور کشتیاں خشکی پر جا کر تک گئیں سارا سے ۲ میل کے فاصلہ پر ایک موٹر کشتی ڈوب گئی مگر جانوں کا نقصان نہیں ہوا۔

کوئٹہ میں خوفناک زلزلہ - ۲۱ اکتوبر کو صبح کے پانچ بجے کے بعد بل پٹ میں سخت زلزلہ آیا جس سے ریلوے سٹیشن اور ریلوے عمارت کا بہت نقصان ہوا۔ لنڈن سے دوپہر کو اس مضمون کا تار پہنچا کہ جہاٹ پٹ کا اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر معہ اپنے سٹاف بل پٹ کا اسٹیشن ماسٹر معہ کنبہ اور انسپکٹر لائن کے خاندان نیز دیگر اشخاص مکانات کے گرنے سے دب گئے جنکو مردہ خیال کیا جاتا ہے۔ لیکن توقع ہے کہ کچھ زندہ بھی نکال لیئے جائیں گے رپورٹ ہوئی ہے کہ جو مکانوں کے نیچے دب گئے ہیں وہ سب ہندوستانی ہیں سپیشل ٹرین جو کوئٹہ جا رہی تھی اُسے نری تقریباً چھ گھنٹے لائن کے صاف ہونیکا انتظار کرنا پڑا۔

ایک اور طوفان:۔ موسمی رپورٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ بحیرۂ انڈمان میں ایک اور طوفان تیار ہو رہا ہے۔ جس کا اثر پورٹ بلیر سے ۲۵۰ میل کے فاصلہ پر تک ہو گا۔

زلزلہ:۔ بلیپٹ متصل کوئٹہ میں جو خوفناک زلزلہ آیا تھا۔ اسکے متعلق سنا جاتا ہے۔ کہ اس سے اسٹیشن بالکل تباہ ہو گیا ہے اور عمارت سٹیشن کا بالکل ایک مکان باقی بچا ہے۔ سٹیشن ماسٹر مر گیا ہے۔ پرمٹ سے انسپکٹر کو ضربات شدید آئی ہیں ریلوے سٹاف کے ۲۲ آدمی معہ اپنے اہل و عیال کے مر گئے ہیں اور ۶ زخمی ہیں*

دارالامان میں عید الفطر

دارالامان میں ہلال عید ۱۵۔ اکتوبر کی شام کو نظر آیا خود حضرت امیر المومنین اور بعض دوسرے خدام نے دیکھا اسلیئے ۱۶ کو عید ہوئی نماز عید مسجد اقصیٰ میں پڑھی گئی اس تقریب پر بعض احباب حسب معمول باہر سے آ گئے تھے۔ اور بعض کو خود حضرت نے بھی خصوصیت سے بلایا تھا حضرت نے خطبہ بعد نماز حسب معمول پڑھا جو دوسری جگہ درج ہے اس خطبہ میں حضرت کو ان غلط فہمیوں کا دور کرنا بھی مقصود تھا۔ جو خواص میں پھیل رہی تھیں اسلئے خصوصیت سے آپ نے اپنے منصب اور مقام کو کھول کر بیان فرمایا۔

یہ پہلا خطبہ تھا جو خدا تعالیٰ کی خاص تائیدات کی شہادت دیتا تھا۔ جو حضرت کی ذات سے وابستہ ہیں اور جنکا اللہ تعالیٰ نے آپ سے وعدہ فرمایا ہے۔ اس خطبہ میں ایک موقعہ پر اس خاکسار کا بھی ذکر ہے اسلئے میں اس واقعہ کو کھول دینا اپنا فرض سمجھتا ہوں میں اول اول جب قادیان میں آیا تو حضرت خلیفۃ المسیح جو ان دنوں حضرت مسیح موعود میں ہو کر ہمارے بھائی تھے، سے انکی آمدنی کے مسئلہ پر گفتگو ہوئی اسلئے کہ یہ سوال عام طور پر قادیان سے باہر کی دنیا میں بھی زیر بحث رہتا تھا کہ مولوی صاحب کی آمدنی کی بظاہر کوئی شکل نہیں مگر وہ چندے سب بڑھکر دیتے ہیں غربا اور مساکین اور مسافروں کے ساتھ سلوک کرتے ہیں کتابوں کا خرچ بے غرض بہت سے اخراجات ہیں اسی تعجب پر یہ گفتگو چھڑی میںنے پوچھا کہ آپ کی آمدنی کی کیا صورت ہے فرمایا اسکا علم دنیا میں کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور میں مامور ہوں کہ نہ دوں یہ بے ادبی ہے اگر میں اس راز کو ظاہر کردوں میں حقایق سے نا آشنا اکیس بائیس کا نوجوان آزادی اور حریت کی آب و ہوا میں تربیت یافتہ ایڈیٹری کا سودا سر میں میںنے بہت سے معاملات پیش کئے کہ لوگ یوں کہتے ہیں وہ یوں کہتے ہیں آپ نے ان سب کے متعلق تسلی بخش جواب مجھ دئے بالآخر میںنے کہا اچھا پھر میں اب نگرانی کر کے دیکھونگا کہ آپ کے رزق کا کیا ذریعہ ہے یہ لفظ میںنے کسی برے مفہوم کے لحاظ سے نہ کہے تھے چنانچہ میں بغور مطالعہ کرتا رہا آخر خدا تعالیٰ نے مجھ پر متواتر مشاہدات سے یہ کھول دیا کہ وہ کس طرح پر غیب سے حضرت مولوی صاحب کی نصرت فرماتا اور انہیں رزق کریم عطا کرتا ہے وہ واقعات اور مثالیں ہیں جو آپ کی تالیف کا جزو ہیں میںنے آنکھوں سے دیکھا اور بغور مطالعہ کیا کہ معقول رقم انکی ضرورت کے وقت اور جبکہ ضرورت بھی ایسی قدرتی ایسے طور پر آئی ہیں کہ انکی وہم تجویز نہیں کر سکتا تھا۔ پھر میں اس تائید اور نصرت اور عطائے رزق کریم کی یہ شہادت دینا اپنا حق سمجھتا ہوں میری نگرانی کا یہ نتیجہ ہوا کہ خدا تعالیٰ نے میرے ایمان کو بڑھا دیا۔

خطبہ کا آخری حصہ بہت زور اور جلالی رنگ کا تھا اور ایک شخص جو خدا کی تائید اور نصرت کا ہاتھ اپنی پیٹھ پر رکھتا ہو۔ اسطرح نہیں بول سکتا یہ ناظرین کو اسکے پڑھنے سے معلوم ہوگا۔

التائب من الذنب کمن لا ذنب له

یہ بالکل سچی بات ہے کہ جب انسان کسی گناہ سے توبہ کرتا ہے تو اسکی حالت بیگناہ شخص کی سی ہو جاتی ہے۔ توبہ کی حقیقت اتنی ہی نہیں کہ انسان زبان سے اقرار کرے بلکہ یہ کہ اس گناہ کو چھوڑ دے اور اسکے بالمقابل نیکی کو اختیار کرلے جب یہ پاک حالت کسیکو میسر آجاوے تو اس سے بڑھکر خوش قسمت اور مبارک انسان کون ہو سکتا ہے۔ انسانی کبر انسان کو اپنے قصوروں کے اعتراف سے روکتا ہے اور پھر آخر بھی کبر اسے اعلیٰ درجہ کی صداقتوں کے قبول سے روک دیتا یہانتک وہ آیات اللہ سے بھی منکر ہو جاتا ہے۔ میں اس انسان کو بہت ہی قابل قدر سمجھتا ہوں۔ جو اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کیلئے ہر وقت آمادہ ہو اور اسکے اظہار میں اخلاقی جرأت سے کام لے الحکم کی اسی اشاعت میں ایک اعلان صدر انجمن احمدیہ کے ٹرسٹیوں کی طرف سے شائع ہوا ہے جسکے ذریعہ سے ان بزرگوں نے ایک غلط فہمی کو رفع کرنیکی کوشش کی ہے یہ میری دلی دعا ہے کہ جس غرض کے لئے ان بزرگوں نے تکلیف اٹھائی ہے خدا اسے پورا کرے ہر ایک سوسائٹی اور قوم کی بناوٹ میں ابتداءً بعض نقص اور کمزوریاں ہوتی ہیں اور خدا تعالیٰ اسکے خلفا اور مامور جب کوئی قوم طیار کرتے ہیں تو ابتدائی مرحلہ میں تو وہ انہیں انسانیت ہی کے ادب و طریق عطا کرتے ہیں اور باخدا انسان بنانا تو آخری مرحلہ ہوتا ہے۔ ایسے کسی سوسائٹی کی ابتدائی کمزوری پر ملامت بنانا دانشمندی نہیں خصوصاً جبکہ اپنی کمزوریوں کا ہم اعتراف کریں میدان جنگ میں تلوار زنی سے بھی بڑھکر اپنی غلطی کا اعتراف ہے۔ اور میری سمجھ میں انسانیت کا اعلیٰ شرف ہے غرض اس اعلان کے ذریعہ ایک غلط فہمی رفع کرنیکی کوشش کیگئی ہے کہ صدر انجمن کے بعض ممبر حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کی مخالفت کرتے ہیں۔ میں سے ان ٹرسٹیوں نے اپنی تحریر کے ذریعہ ظاہر کردیا ہے۔ کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کی اطاعت اپنا فخر سمجھتے ہیں اور انہوں نے حضرت کی بیعت بلا جبر و اکراہ کی ہے ایسا ہی دوسرونکی بابت مجھے یقین کامل ہے کہ وہ سب حضرت کے حکم کو واجب التعمیل یقین کرتے ہیں اور اسے ہی ناطق اور قول فیصل مانتے ہیں اور یہی ماننا ہمارا فرض ہے۔ بلکہ ہمارے ایمان کی تکمیل اسی پر ہے ان بزرگونکی یہ اخلاقی جرأت قابل قدر ہے اسمیں شک نہیں کہ بعض امور ایسے پیش آئے جس سے کوئی دوست اس نتیجہ پر پہنچا۔ جسکے لئے غلط فہمی کے رفع کرنیکے لئے اشتہار کی ضرورت پیش آئی اور ان دوستوں نے اگر کچھ لکھا تو محض نیک نیتی اور دیانتداری سے لکھا ہمیں جیسے ان بزرگونکی نیت پر حملہ کرنیکا حق نہیں انکی نیت پر حملہ کرنیکا کوئی حق نہیں کہ انکو نادان اور جیلفہ کہیں۔ ہاں اس اعلان کے بعد کسی کا حق نہیں کہ کسی دوست کے متعلق ایسا خیال کرے کہ وہ حضرت خلیفۃ المسیح کے کسی ارشاد و حکم کی مخالفت کرتا ہے ایسا شخص سخت ظالم ہوگا ہاں ہمیں خدا سے توفیق طلب کرنیکے لئے دعا کرنی چاہئے کہ اللہ ہمیں ایسی ٹھوکر سے بچائے کہ ہم حضرت خلیفۃ المسیح کے حکم اور فیصلہ کے مقابلہ میں اپنی کوئی رائے اور فیصلہ قائم کریں۔

باب مکہ

اس نام کا ایک ۴۸ صفحہ کا خوبصورت عمدہ کاغذ پر چھپا ہوا رسالہ حاجیوں کے فائدہ کے لئے ابھی ابھی شہر بمبئی کے مشہور و معروف رئیس محمد ابراہیم ابن المرحوم عبدالرحمن تنکیکر محافظ حجاج نے چھاپکر شائع کیا ہے۔ یہ رسالہ اردو زبان میں لکھا گیا ہے۔ اور مصنف موصوف نے پانچہزار کا بیان چھاپکر مفت تقسیم کی ہے یہ رسالہ عازمان